3627

وثیقہ دار لکھنؤ

کا

وداعِ ناصر نمبر

جلد ۳ — نمبر ۵

پروپرائٹر، ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر

ابوالفتح علی مرزا رجعت لکھنوی

قیمت آٹھ آنہ

سید ظہیر الحسن، پرنٹر و پبلشر نے سرفراز قومی پریس لکھنؤ میں چھپوا کر ادارہ علی کالج وزیرآباد نوگانوہ سے شائع کیا۔

شبیہ مبارک حضرت ناصرالملۃ اعلی اللہ مقامہ

ولادت	وفات
پنجشنبہ ۱۹ جمادی الثانی سنہ ۱۲۸۴ ھ	پنجشنبہ یکم رجب سنہ ۱۳۶۱ ھ
(مولد) لکھنو	(مدفن) آگرہ

گزارش واقعی

زمانہ تھا جب اخبار شائع کرنا آسان تھا اس لئے کہ ہر چیز ارزاں تھی اور پھر پبلک کو بھی اخبار سے گہری دلچسپی تھی وہ بھی صرف اس لئے کہ خدا رکھے جہاں تک ہمارے طبقے کی ذہنیت کا تعلق ہے وہ ہر ہنگامی وجذباتی تقریر وتحریر کو پسند کرتا ہے عام اس سے کہ وہ تعمیری ہو یا تخریبی اور بس لیکن اگر صرف تعمیری پروگرام ہی ہو کوئی ہنگامی واقعہ ہو تو بالکل بد مزہ پھیکا بیکار عام اس سے کہ اخبار قومی یا شخصی پھر اُس پر اگر اپنی پبلک میں عام طور پر اخباری دلچسپی نہ ہو یا اس کی اہمیت کا احساس نہ ہو توجہ نہ ہو اور اسی کے ساتھ ساتھ بے انتہا گرانی بھی ہو اخباری ضروریات کی ہر شے کمیاب ہی نہیں بلکہ نایاب بھی ہو تو پھر اخباری زندگی کا کیا پوچھنا۔

یہی وہ تمام چیزیں ہیں جن کا آجکل اخبار وشیقہ دار شکار ہو رہا ہے ایسی حالت میں کوئی اسپشل نمبر تو کیا معمولی اشاعت نکالنا بھی دشوار ہے۔

ناصر الملۃ نمبر کے بعد گرانی نمبر کے بارے ابھی کما حقہ سبک دوش نہ ہوئی تھی کہ ماروح اور شہید ثالث اعلی اللہ مقامہ کے دلیہ کا زمانہ آگیا۔ سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کی لاش آگرہ لیجانے کی تیاریاں ہونے لگیں ادھر ہمیں اپنا فرض اور وعدہ یاد آیا مگر کوئی سامان نہ تھا خدا سے رجوع کیا کمر ہمت باندھ لی کیونکہ یہ تو اطمینان تھا جیسا کہ قبل میں لکھ چکے ہیں کہ یہ سرکار مرحوم کی روح کی برکت ہے کہ ہر وہ کام جس کو اُن سے یا اُن کے نام سے ذرا سا بھی تعلق اور لگاؤ ہے وہ پورا ضرور ہو جاتا ہے اور یہی ہوا بھی کہ وہ امر اہم جس کی تکمیل وہم وگمان میں بھی نہ تھی کس طرح انجام پاگیا۔

اب آخر میں ہم ناظرین سے معذرت خواہ ہیں کہ ہم اپنی لاعلمی اور کم وقتی کی بنا پر سرکار مرحوم سے حالات کے باب میں کوئی چیز بھی مکمل نہ درج کر سکے صرف تھوڑے عرصہ کی تحقیق وجستجو میں جو فراہم ہو سکا پیش کر رہے ہیں۔

بیجا نہ ہو گا اگر ہم اُن حضرات کا شکریہ ادا کریں جنھوں نے ہمیں اس نمبر کی تیاری میں ہر ممکن مدد پہنچائی خاصکر برادرم جناب سید اعظم حسین صاحب اعظم ایڈیٹر سرفراز کا شکریہ ادا کرتے ہیں جن کے مفید مشوروں اور اخبار سرفراز کی گزشتہ فائل سے بہت زیادہ مدد ملی۔

رجعت

اخبار وثیقہ دار لکھنؤ

جلد ۳ | ۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء | نمبر ۵

آہ سرکار ناصر الملۃ

دل میں ہوکیں اُٹھ رہی ہیں، دماغ رنج والم کے بار سے دبا ہوا ہے، صبر و ثبات ساتھ چھوڑ رہے ہیں، آنکھیں پُرنم ہیں، ان میں آنسو وہ آنسو جو دل کے خون بننے کے بعد آنسوؤں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں ڈبڈبا رہے ہیں۔ مجھے چند سطریں لکھنا ہیں مگر صبر آزما۔ کیسے لکھوں اسلئے کہ صبر و ثبات ساتھ چھوڑ رہے ہیں، اور کیوں نہ چھوڑیں جب کہ آج اپنی بدنصیبی، خانوادہ محترم کی بدنصیبی نہیں بلکہ ساری قوم کی بدنصیبی سے مجھے وثیقہ دار کا "داغ ناصر نمبر نکالنا پڑا" کاش میں ان صبر شکن حالات کے مشاہدہ کے لئے زندہ ہی نہ رہتا۔ میں کیا لکھوں اسلئے کہ دماغ مختل، دل پراگندہ ہے اور یہ احساس کہ جس عدیم النظیر شخصیت کے لئے میں لکھنا چاہتا ہوں۔ وہ میرے احساس و ادراک سے کہیں زیادہ بالاتر ہے، آہ ناصر الملۃ طاب ثراہ کی وفات نے اگر صرف یہ ہی ہوا ہوتا کہ صرف آپ کا جسمانی وجود ہی ہم سے جدا ہوگیا ہوتا تو یہ بھی ہمارے لئے کم روح فرسا نہ تھا، مگر آپ کی رحلت دائمی سے آفتاب علم و کمال، آفتاب حمایت دین و ملت، آفتاب عزت قومی گہری تاریکیوں میں رہنمائی کرنے والا آفتاب، ایثار و قربانی خلق و مدارات، تواضع و کرم کا خورشید جہاں افروز غروب ہوگیا اور ہمیشہ کیلئے آج ہم سے وہ مایۂ ناز انسانیت ہستی جدا ہوگئی کہ جس کا نعم البدل دُنیائے اسلام میں نظر نہیں آتا۔ آج علم و عمل کی دُنیا پر بھیانک تاریکی ہی تاریکی بساط نظر آرہی ہے جس طرح آپ کی ذات علمی دُنیا میں فرقہ امامیہ کے لئے باعث فخر و مباہات تھی اسی طرح ساری دُنیائے اسلام کے لئے بھی۔ میں حیران ہوں کہ ایسی قابل احترام اور مفید خاص و عام جامع الصفات شخصیت کے متعلق کیا لکھوں، جو عصر حاضر میں زندگی کے ہر شعبہ اور صنائف فنون علوم میں اپنی آپ ہی نظیر ہو۔ اپنوں کا تو ذکر ہی کیا بیگانے بھی جس کی عظمت و جلالت کی بارگاہ میں سجدۂ تعظیمی کرتے ہوں۔ آپ کی ادنیٰ سی ادنی فضیلت ملاحظہ ہو کہ:-

۱۔ غیر مبسوط کتابوں کا حوالہ کوئی خاص بات نہ تھی بڑی بڑی مبسوط کتابیں جیسے تاریخ طبری، تفسیر طبری، شیعوں کی کتب، رلیہ بحار الانوار و سائل الشیعہ، سنیوں کی صحاح ستہ، سنن مسانید وغیرہ کے بارے میں یہ بتا دینا آپ کیلئے کچھ دشوار نہ ہوتا تھا کہ یہ مضمون فلاں کتاب کی فلاں جلد، فلاں صفحے اور سطر باب اور فصل میں ہے۔ یا یہ کہ یہ مضمون فلاں کتاب کی کسی جلد میں نہیں ہے یا یہ کہ یہ مضمون یا لفظ فلاں سنہ کی طباعت میں موجود ہے اور فلاں سنہ کی طباعت میں نہیں۔ مصری طباعتوں میں کچھ عرصے سے بائبل کی طرح حفظ مفاد کی خاطر ترمیم و تنسیخ کو لازمی قرار دیا گیا ہے کہ یا یہ کہ یہ مضمون کن کن کتابوں میں کہاں کہاں پر مذکور رہے اور کن کن فقہاء یا متکلمین نے کہاں کہاں اس سے استدلال کیا ہے۔ یہ آخری عمر کی قوت حافظہ تھی جبکہ فطری حیثیت سے تمام قویٰ پر اضمحلال و انحطاط آجاتا ہے۔ تو پھر عالم طفولیت و شباب کا تو ذکر کیا

۲۔ علمی و تحقیقی خطب و مواعظ اور جوابات مسائل وغیرہ اور خاصکر عبقات الانوار کی تصنیف میں آپ اپنے والد علام کو برابر کی مدد دینے لگے اور رفتہ رفتہ اُس منزل پر آگئے کہ آپکے کارہائے نمایاں کو دیکھ کر خود حضرت فردوس مآب حیران ہوگئے اور ان بیش قدر خدمات کے صلہ میں خوش ہوکر آپ کو "صدر المحققین" کا جلیل القدر خطاب عطا فرما دیا۔ پھر کچھ عرصہ کے بعد جب آپکے فیوض و برکات پہنائے عالم پر چھانے لگے اور دینی و ملی، علمی و عملی جذبات کا شہرہ دور دور ہونے لگا تو عراق کے مجتہد اعظم جن کے احکام پر شہنشاہ ایران تک سر عبودیت خم کرتے یعنی سرکار میرزا محمد تقی شیرازی غفران اللہ علیہ نے آپکے بزرگی و جلالت کا اعتراف فرماتے ہوئے "ناصر الملۃ" کا پرخلوص خطاب عطا فرمایا۔ ایک سرکاری خطاب "شمس العلماء" کا بھی تھا جو آپنے چند سال ہوئے کہ سُنّی شیعہ مناقشات کے سلسلے میں احتجاج کرتے ہوئے گورنمنٹ کو واپس فرما دیا، منکسر مزاجی سے اپنے لئے کسی لقب یا خطاب کو کبھی پسند نہ فرماتے تھے لیکن محض حضرت فردوس مآب رح اور سرکار میرزا کی عظمت و جلالت کے سبب اُن کے عطا کردہ خطابات کو باعث برکت خیال فرماتے تھے۔

۳۔ انقلاب سرشت زمانہ اقطاع عالم اور خصوصاً ہندوستان کو بنیادی انقلابات کی جولانگاہ بنائے ہوئے تھا، یہاں روز بروز مغربی تہذیب رائج ہو رہی تھی اور جمہوری نظام سے روشناس کیا جا رہا تھا انگریزی زبان دُنیوی ترقیوں کا معیار قرار پا چکی تھی اقوام و ملل اپنی اپنی قوتیں مجتمع کر کے "جہد البقا" کے میدان میں تیزی سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھیں مگر غریب فرقۂ شیعہ کشمکش حیات کی اس کارگاہ میں بہت پیچھے نظر آرہا تھا کیونکہ اسمیں نہ کوئی تنظیم دین تھی نہ اتنا منظم، نئی تہذیب کی جاذب نظر دلفریبیاں ہر کہ و مہ کو اپنی طرف رُخ کر رہی تھیں۔ غرض قوم کے تمام اجزاء پریشاں اور ملت کے کل ٹکڑے ادھر اُدھر رواں دواں تھے۔ ضرورت تھی کہ کوئی ناخدا اس کشتی کو سنبھالے اور اپنے حسن تدبیر سے ان منتشر ذروں کو سمیٹ کے نئے سرے سے بیدار زندگی کی روح پھونک دے۔ یہی بات تھی جس کی وجہ سے آپکے حضرت فردوس مآب کی گوشہ نشینی والی روش ترک فرما کے اتحاد دین و اصلاح ملت کیلئے قدم اُٹھانا پڑا۔ آپکے قومی، مذہبی اور علمی خدمات کے سلسلہ میں جو عظیم الشان کارنامے آپ کی مقدس زندگی کی تاریخ میں سنہری حرفوں سے لکھے جانے کے لائق ہیں، وہ بلحاظ اختصار فہرست کے طور پر یہ ہیں کہ آپکے زمانہ کی ضرورتوں کو دیکھتے ہوئے اپنے معاصر علماء و مجتہدین خصوصاً حضرت قدوۃ العلماء جناب مولانا سید آقا حسن صاحب قبلہ اور حضرت نجم العلماء جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہما کی ایسی جلیل القدر ذوات مقدسہ اور دیگر اعیان ملت کے اشتراک عمل کے ساتھ ادارۂ عالیہ "آل انڈیا شیعہ کانفرنس" کی تشکیل فرما کے فرقۂ شیعہ کے اوراق پریشاں کی شیرازہ بندی فرمائی اور "شیعہ انٹرمیڈیٹ کالج" اور "شیعہ عربی کالج" ایسے دار العلوم قائم کرکے نیز "آل انڈیا شیعہ یتیم خانہ" ایسا مفید ادارہ کھول کر قوم کو شاہراہ ترقی پر لگا دیا۔ یہی نہیں بلکہ خدا حسنہ اور دلکش انداز خطابت سے دلوں کو مسخر کرکے مراسم قبیحہ کی اصلاح فضائل و مصائب کی اشاعت کے ذریعہ حیات اہلبیت، ولادت و شہادت معصومین علیہم السلام کی تاریخوں میں مسرت و غم کی یادگاروں کی اقامت عاشورہ، اربعین اور شبہائے رمضان المبارک کے موقعوں پر خلاف شرع اور منافی عزا امور کا سد باب، عزائے سید الشہداء کی توسیع مجالس میں اخبار ضعیفہ سے اجتناب کرنے اور روایات معتبرہ کے پڑھنے کی تاکید، حمایت دین کیلئے ایک دار التصنیف و التالیف کا اجراء، اخبارات و رسائل کے ذریعہ احکام شرعیہ کی تبلیغ۔ بزرگان دین اور علماء سابقین، مثلاً حضرت

شہید ثالث علیہ الرحمہ صاحب احقاق الحق حضرت شہید رابع علیہ الرحمہ
صاحب نزہۃ اثنا عشریہ حضرت غفرانمآب علیہ الرحمہ صاحب
عماد الاسلام وغیرہم کے عظیم القدر کارناموں کو منظر عام پر لانے اور انکی
یادگار قائم کرنے کی کوشش علماء معاصرین کی قدر افزائی اور ان کے
مساعی جمیلہ میں قدر امکان مخلصانہ شرکت عمل ایسے ہی اور بہت سے دینی
وقومی خدمات آپکے ہیں جنھیں قوم شیعہ کبھی بھلا نہیں سکتی۔

یہ تو سب ہی جانتے ہیں کہ ادب، فقہ، کلام، تاریخ، حدیث، تفسیر
اور ان کے متعلقہ تمام علوم و فنون متداولہ میں آپ کو وہ دستگاہ کامل حاصل
تھی کہ بقول مولوی انیس احمد صاحب عباسی ایڈیٹر اخبار حقیقت لکھنؤ
عراق و ایران اور مصر کے علما اکثر اہم اور پیچیدہ علمی و مذہبی مسائل میں
ان سے استفادہ کیا کرتے تھے لیکن ثقات سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ
آپ ان علوم میں بھی مہارت تامہ رکھتے تھے جن کے واقعی طور پر
جاننے والے اب مفقود یا قریب بہ فقدان ہو چکے ہیں مثلاً علم الحروف،
علم الرمل، علم الجفر، علم الکیمیا، علم شامہ وغیرہ اور یہ تو میرے تجربوں نے
خود بتایا ہے کہ علوم جدیدہ مثلاً فلسفۂ جدیدہ، ہیئت جدیدہ، طبیعات
جدیدہ، طبقات الارض، معارف عامہ وغیرہ کے متعلق آپ کے معلومات
اتنے وسیع تھے کہ دیکھکر حیرت ہوتی تھی۔ اب ان سب چیزوں سے
قطع نظر کرکے سیاسیات میں آئیے تو یہاں بھی آپکی بلند عظمت و
منزلت نمایاں ہوتی ہے کہ عقل دنگ ہو جاتی ہے۔ اصل تو یہ ہے
کہ مسٹر وزیر حسن، مسٹر سلطان احمد اور مولانا ابوالکلام آزاد، مسٹر رضا علی
[illegible] ایک سے ایک مشہور و معروف لیڈروں [illegible] کے سامنے
ایسے عام لوگ تو سمجھ ہی نہیں سکتے کہ [illegible]
بلند منزل پہ آپ فائز تھے۔ [illegible] مولانا محمد علی اور مولانا ابوالکلام
آزاد نے تو اپنے تعزیت ناموں تک میں آپکی سیاسی عظمت کا گویا مرثیہ پڑھا ہے
جو اسی نمبر خصوصی میں کسی صفحہ پر درج ہیں۔

آپ کی جامعیت علوم فنون کے متعلق جو کچھ بیان ہوا ہے یہی وہ
شے بھی جس نے ہندوستان سے لیکے عراق، ایران اور مصر تک آپ کے
فضل و کمال کے جھنڈے گاڑ دیے۔ اور بڑے بڑے علما کا آپ کو مرجع
بنا دیا جس سے آپ کی شخصیت کی بلندی و عظمت بخوبی واضح ہو جاتی
ہے اور اب ہم یہ کہنے پہ مجبور ہیں کہ بے شبہ آپ کی ہستی عصر حاضر کی
ایسی ہی جامع الکمال تھی جیسی عصر ماضی میں [illegible] غفرانمآب
علیہ الرحمہ۔ علاوہ ان مضامین اور رسالوں کے جو بانٹ دیے گئے اکثر
تصانیف جو آپ ہی کے نام سے معنون ہیں آپکے گوناگون مشاغل کو دیکھتے
ہوئے زیادہ اور بہت زیادہ ہیں۔ ان تصانیف کی خصوصیت یہ ہے کہ
ان میں سے ایک ایک کتاب علم و تحقیق کا خزانہ اور ادبی جواہر کا بے نظیر معدن ہے

(۱) المفرد فی مسئلہ وجوب السورہ۔ فقہ میں آپکی سب سے پہلی تصنیف ہے جو اجازۂ اجتہاد [illegible]
(۲) اسباغ النائل فی تحقیق المسائل۔ یہ بھی فقہ میں ہے۔ اس کی نو جلدیں ضخیم ہیں
(۳) انشاء فارسی۔ فارسی کے ادبی مضامین و خطوط کا مجموعہ۔
(۴) المنشآت العربیہ۔ عربی کے ادبی مضامین و خطوط کا مجموعہ۔
(۵) دیوان الشعر۔ قصائد کا مجموعہ۔
(۶) الخطب۔ ان خطبوں کا مجموعہ ہے جو خطبے قبل استفادہ فرمایا کرتے تھے اس کی
۵ جلدیں ہیں۔
(۷) المواعظ۔ حکمت و اخلاق کے جواہر سے مملو چند موعظوں کا مجموعہ۔
(۸) مسند فاطمہ بنت الحسین۔ حدیث میں نادر تالیف ہے۔
(۹) النقی الازہار فی منتخب الاخبار۔ حدیث، مبسوط تالیف ہے اس کی ۶ جلدیں ہیں
(۱۰) فہرست انساب سمعانی۔ انساب سمعانی کی بڑی منضبط اور مرتب فہرست ہے
(۱۱) سبائک الذہبان۔ علم رجال میں بڑی مبسوط کتاب ہے اسکی ۸ جلدیں ہیں۔
(۱۲) اثبات رد الشمس لعلی علیہ السلام۔ رجعت شمس کے موضوع پر بڑی تحقیقی کتاب
(۱۳) افحام الاعداء والخصوم فی عقد ام کلثوم۔ یہ کتاب آخر عمر کی اور بڑی

تحقیقی کتاب۔

(۱۳) النجاح۔ مسئلہ عقد ام کلثوم میں بیش بہا رسالہ ہے۔
(۱۴) افحام الاعداء والخصوم فی عقد ام کلثوم۔ یہ کتاب آخر عمر کی ہے
اور بڑی تحقیق سے لکھی گئی ہے۔

رہی عبقات الانوار کی تصنیف جو حضرت فردوس مآب کے نام
نامی سے معنون ہے تو اسکی بارہ حدیثوں میں سے غدیر و لائت طیر
نور، چار حدیثوں پر سات جلدیں جناب فردوس مآب تحریر فرما چکے
تھے۔ منزلت، تشبیہ، سفینہ، ثقلین، چار حدیثوں پر آٹھ جلدیں آپ نے
تحریر فرمائیں۔ اب باری حضرت سعید الملۃ مدظلہ کی ہے خدا کے
توفیقات اور بزرگوں کی برکات آپکے شامل حال رہیں یہ سعادت
آپ ہی کی قسمت میں تھی کہ جس مہم کے سر کرنے میں آپ کے اب و جد
نے اپنی گرانقدر عمریں صرف فرما دیں وہ فتح مبین آپ کے دست
حق پرست پر ہو (ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء الخ)
خدا کرے وہ وقت جلد آئے کہ آپ کے مساعی قلم اس کتاب کو
پایۂ تکمیل تک پہنچا دیں [illegible] حضرت فردوس مآب کی محنت [illegible]
ہو اور [illegible] شرح مقدس ائمہ حسین کی بہار دیکھ کے باغ باغ ہو جائے۔
خداوند عالم نے آپ کو متعدد اولادیں عطا فرمائیں جنا میں
تین بیٹیاں [illegible] اور دو بیٹے جناب نصیر الملۃ و جناب سعید الملۃ
[illegible] آپ ہی کی یادگار ہیں یہ دونوں بزرگ بھی آپ ہی کی طرح
آپ کی زندگی ہی میں مراحل تعلیم و تکمیل طے فرما کے [illegible] شرف سے
منصب اجتہاد پر فائز ہو کر آ چکے تھے اور خود آپ [illegible] زیر تربیت
ان تمام امور مہمہ کی مہارت تامہ حاصل فرما چکے تھے جو آپ کے
کاموں کی انجام دہی کے لئے لازم تھے۔ عمر کا آفتاب ڈھلنے کے
بعد جب پیری نے قدم چومے اور صحت و قوت نے ہاتھ جوڑ کر رخصت
مانگی تو آپ نے اپنی ذمہ داریوں کا بار انھیں دونوں جگر کے ٹکڑوں پر
ڈال دیا۔ یہ دونوں علم و عمل کے دریا ایک ہی منبع سے نکلے تھے ایک ہی
آغوش میں پلے تھے۔ ایک ہی سایہ میں بڑھے تھے اسلئے [illegible]
کا جذبہ وراثت اور تربیت دونوں حیثیتوں سے دونوں میں برابر تھا جسکا
طرفین سے مخلصانہ مظاہرہ ہوا اور تعاون باہمی کے ساتھ تقسیم عمل ہو گئی
قومی و سیاسی ذمہ داریاں حضرت نصیر الملۃ مدظلہ کے سر عائد ہوئیں اور
دینی و مذہبی مشاغل کا بار عظیم حضرت سعید الملۃ مدظلہ کے [illegible] کاندھوں پر آیا۔
وفات سے چند سال قبل جب فرقۂ شیعہ محاذ حسینی کے امتحانی دور سے
گزر رہا تھا اور ہر شخص دین و ملت کی موت و حیات کے اس عظیم الشان
تاریخی معرکہ میں بر سر آزمائش تھا [illegible]
سیاسی بھی تھی اور مذہبی بھی۔ آپ نے اپنے ان دونوں [illegible] کا
کیے بار دیگر جیل جانا اور ان کی جدائی کے صدمے اٹھانا گوارا
فرما لیا۔ تاکہ سیاسی و مذہبی دونوں پہلوؤں سے اس یادگار محاذ پر
آپ کی نیابت نمائندگی ہو سکے۔ اس موقع پر قوم کی ناخدائی آپ نے
اور حضرت نجم العلماء اعلیٰ اللہ مقامہ فرما رہے تھے لیکن آخری
معرکہ کے وقت آپ تنہا تھے اور افسوس کہ حضرت نجم الملۃ کے سانحۂ
ارتحال نے مسرتوں کو تہ و بالا کر دیا۔

سرکار اعلی اللہ مقامہ کی روح پُر فتوح ہمارے ناچیز ہدایا سے
مستغنی اور بے نیاز ہے لیکن اپنے دل طیبہ کی تسکین اور فرض منصبی
کی بجا آوری کے لئے ہم اس عظیم المرتبت، تقدس مآب تاج الاورع
کی بارگاہ میں سورۂ فاتحہ اور سورۂ اخلاص کا ورد کر کے
ہدیہ عقیدت و خلوص پیش کر کے شرمندہ اور ملتجی ہیں۔
کہ اے ناصروں کی روح پاک ملت امامیہ کی تعمیر اور
ترقی کی جو خلش تا حیات دل پر ضیا میں رہی اور عمل میں آئی
— آج وہی ملت بصد حسرت و یاس یہ عرض کر رہی ہے کہ ہم
کسی نقطۂ نظر سے بھی اس وداع آخری میں کوئی خدمت
صوری و معنوی حیثیت سے انجام دینے سے قاصر رہے۔ اسلئے
کہ ہم اس قابل ہی نہیں جو ایسا نذر عالیہ ارواح کے سرکار میں
کچھ پیش کرنے کی جرأت کرتے۔

ہماری دعا!

ہم بتوسط حضرات چہاردہ معصومین علیہم السلام درگاہ رب العزت میں سرکار سعید الملۃ مدظلہ العالی اور حضرت نصیر الملۃ مدظلہ پر سرکار مغفور پر سانحۂ ارتحال سے دینی و قومی فرائض عالیہ کے عاید (جس کے یہ دونوں حضرات اہل ہیں) ہو جانے اور ان کی بجا آوری کے لئے دست بدعا ہیں کہ رب توفیقات اور خدائے حیات ان کے مایۂ ناز انہماک اور خلوص میں فراوانی اور عمر میں برکت عطا فرمائے۔

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین آباد

وہ حضرات جو تعزیت کے لئے شرلیتکدہ پر تشریف لائے

(۱) جناب سید ذاکر مہدی صاحب رئیس جرول ضلع بہرائچ
(۲) جناب سید علی حیدر صاحب تعلقدار 〃 〃 〃 〃
(۳) جناب سید محمد صاحب رئیس 〃 〃 〃 〃
(۴) جناب ذاکر مہدی صاحب رئیس 〃 〃 〃 〃
(۵) جناب حکیم ملا محمد قاسم صاحب دائرہ شاہ اجمل الہ آباد
(۶) 〃 ———
(۷) جناب مولانا سید مظفر حسین صاحب مقیم گنج بنارس
(۸) جناب راجہ اکبر علی خاں صاحب نیٹرول ضلع علیگڈھ
(۹) جناب نواب احسان علی خاں صاحب مالیرکوٹلہ پنجاب
(۱۰) جناب مولوی سید شہنشاہ حسین صاحب رئیس بھدرسہ امباڑہ فیض آباد
(۱۱) سید حسن صاحب وکیل قیصر گنج ضلع بہرائچ
(۱۲) جناب سید ابرار حسین صاحب فتحپور ضلع سیتاپور
(۱۳) جناب سید مقبول حسین صاحب 〃 〃
(۱۴) 〃 سید منظور حسین صاحب رائے بریلی
(۱۵) 〃 ———
(۱۶) جناب چودھری سید ارشاد حسین صاحب تعلقدار رولی ضلع بارہ بنکی
(۱۷) 〃 راجہ سید یاور حسین صاحب تعلقدار نورپور۔ نورپور ضلع فیض آباد
(۱۸) 〃 راجہ سید رفیق حسین صاحب تعلقدار نورپور۔ نورپور اسٹیٹ ضلع فیض آباد
(۱۹) جناب چودھری علی اختر صاحب تعلقدار بلوہ بلوہ اسٹیٹ سیتاپور
(۲۰) 〃 مولانا اشفاق احمد صاحب گورنمنٹ ہائی اسکول بارہ بنکی
(۲۱) 〃 مولانا قطب الدین عبدالوالی صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۲۲) 〃 مولانا جمال میاں صاحب 〃 〃
(۲۳) 〃 مولانا صبغۃ اللہ صاحب 〃 〃
(۲۴) 〃 مولانا مفتی عبدالقادر صاحب 〃 〃
(۲۵) 〃 مولانا محمد میاں صاحب 〃 〃
(۲۶) 〃 ڈاکٹر خواجہ علی اختر صاحب سول
(۲۷) جناب مولوی سید نوروز حسین صاحب سنبھل ضلع بریلی
(۲۸) 〃 سید طیب حسین صاحب 〃 〃 〃
(۲۹) 〃 سید زاہد علی صاحب چیرمین 〃 〃
(۳۰) 〃 مولانا محمد ایوب صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۳۱) 〃 مولوی محمد ادریس صاحب 〃 〃
(۳۲) 〃 مفتی مولانا محمد ناصر صاحب 〃 〃
(۳۳) 〃 شیخ تجمل حسن صاحب بسواں ضلع سیتاپور
(۳۴) 〃 نواب منصور علی خاں گوال ٹولی کانپور
(۳۵) 〃 ناصر علی صاحب جائس ضلع رائے بریلی
(۳۶) 〃 حبیب حسن صاحب جونپوری پنڈراول ضلع علیگڈھ
(۳۷) 〃 نواب جعفر حسین صاحب مقابل رفاہ عام کلب لکھنؤ
(۳۸) 〃 مہاراجکمار محمود الحسن صاحب اقبال منزل لکھنؤ
(۳۹) 〃 غلام عباس صاحب تحصیلدار بسواں محمود آباد اسٹیٹ
(۴۰) 〃 شیخ علی حسن صاحب پیشکار مہاراجکمار صاحب محمود آباد ضلع سیتاپور
(۴۱) 〃 ہادی حسن صاحب تحصیلدار محمود اسٹیٹ فتحپور ضلع بارہ بنکی
(۴۲) 〃 اڈیٹر صاحب حقیقت لکھنؤ
(۴۳) 〃 حکیم شمس الدین صاحب 〃
(۴۴) 〃 سید محمد حیدر صاحب رئیس موتک پور تحصیل حیدرگڑھ بارہ بنکی
(۴۵) 〃 سید کلب عباس صاحب ایڈوکیٹ رائے بریلی
(۴۶) 〃 سید سخاوت عابد حسن صاحب جرول ضلع بہرائچ
(۴۷) 〃 سید وصی حیدر صاحب 〃 〃
(۴۸) 〃 سید شجاعت علی صاحب ننھن میاں 〃 〃
(۴۹) نواب احمد حسن صاحب بیرسٹر منیجر ریاست محمود آباد سیتاپور
(۵۰) 〃 مولانا ظفر مہدی صاحب جائسی (لاہور) نخاس ٹولہ لکھنؤ
(۵۱) 〃 مولوی ہاشم صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۵۲) 〃 مولانا محمد شفیع حجۃ اللہ صاحب 〃

آگرہ عیگیٹہ کانوفی

(۵۳) جناب مولوی محمد حسن صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۵۴) ״ مولانا اسد حسن صاحب انصاری ״ ״
(۵۵) ״ مولوی لطیف الدین صاحب ״ ״
(۵۶) ״ مولوی ثناء اللہ صاحب ״ ״
(۵۷) ״ خواجہ نظام الدین صاحب ״ ״
(۵۸) ״ ممتاز حیدر صاحب زیدی وزیر گنج باغ گھاسی لکھنؤ
(۵۹) ״ نواز حسن صاحب وکیل کچا احاطہ لکھنؤ
(۶۰) ״ شہنشاہ حسین صاحب کانپور
(۶۱) ״ باقر حسن صاحب طباطبائی ״
(۶۲) ״ چودھری اختر حسن صاحب ایڈووکیٹ ایم ایل اے قیصر باغ لکھنؤ
(۶۳) ״ مولانا حاجی کرم علی صاحب ملیح آبادی سلیم پور ہاؤس لکھنؤ
(۶۴) ״ کنور حسن مہدی صاحب پیرپور ہاؤس لکھنؤ
(۶۵) ״ منور جعفر مہدی صاحب ״ ״
(۶۶) ״ کنور باقر مہدی صاحب ״ ״

(۶۷) ״ خان بہادر لفٹننٹ باقر حسن صاحب اسپیشل مجسٹریٹ ٹیلہ گنج نیشاپور لکھنؤ
(۶۸) ״ کیپٹن اکبر حسن صاحب ایم پی ای ڈیوڑھی امیر محل مولوی گنج لکھنؤ
(۶۹) ״ خان بہادر عبد الحسن صاحب ڈپٹی چیف سکریٹری لکھنؤ
(۷۰) ״ احسان حسن خاں صاحب جدید پور ضلع سیتا پور
(۷۱) ״ شیخ مصطفےٰ صاحب وکیل نگر لکھنؤ
(۷۲) ״ سید واجد علی صاحب وکیل رائے بریلی
(۷۳) ״ مولانا رمضان علی صاحب لورپور ہاؤس لکھنؤ
(۷۴) ״ انجینئر بیر پرشاد صاحب ڈپٹی ایس پی بانس بریلی
(۷۵) ״ (انگریزی) مسٹر لوئیس لائڈ ڈپٹی کمشنر لکھنؤ
(۷۶) ״ مولوی سید ایوب حسین صاحب امامباڑہ فیض آباد
(۷۷) ״ مولوی شاہ عزیز الدین صاحب مدرس ندوۃ العلماء لکھنؤ
(۷۸) ״ مولانا محمد عتیق صاحب فرنگی محل لکھنؤ
(۷۹) ״ مرزا جعفر مرزا صاحب تحصیلدار حسن گنج ضلع اناؤ
(۸۰) ״ ابو صاحب ״ ״ ״
(۸۱) ״ خواجہ اطہر حسن صاحب گورنمنٹ انٹر کالج فیض آباد

ٹیلیگرام جو سرکارین کی خدمتیں بتقریب تعزیت آئے

بعد انتقال سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ علاوہ اُن تاروں کے جو اعلیحضرت حضور نظام خلد اللہ ملکہ فرمانروائے رامپور نے بغرض تعزیت بھیجے تھے قریب قریب تمام ہندوستان کے معزز و ممتاز حضرات نے سرکار نصیر الملۃ و سرکار سعید الملۃ کی خدمت میں بطور تعزیت تار ارسال کئے جو تعداد میں سیکڑوں ہیں جن کی تفصیل لکھنے میں طول کا اندیشہ ہے لہٰذا ہم بغرض اختصار اُن میں سے صرف چند تار پیش کرتے ہیں۔

خبر سنکر بڑا ہی رنج ہوا۔ آپ کے والد محترم کی وفات سے قوم کو ایک ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ میں آپکے اندوہناک صدمے میں آپکے اور آپکے خاندان کے دوسرے ارکان کے ساتھ پُرخلوص ہمدردی رکھتا ہوں۔
(نواب سالار جنگ بہادر، حیدر آباد دکن)

اپنے اندوہناک صدمے اور قوم کے ناقابل تلافی نقصان میں میری دلی ہمدردیاں قبول فرمائیے۔ (نواب شہید یار جنگ بہادر، حیدر آباد دکن)

میں آپ کے والد بزرگوار کی رحلت سے انتہائی رنجیدہ ہوں۔ مہربانی کرکے میری دلی تعزیت قبول فرمائیے۔ (ابو الکلام آزاد، دہلی)

آپکے والد بزرگوار کی اندوہناک وفات ایک عظیم الشان ملکی و قومی نقصان ہے۔ پُرخلوص تعزیت پیش کرتا ہوں۔ (سر محمد یعقوب، حیدر آباد دکن)

جناب ناصر الملۃ کی رحلت کی خبر پاکر بہت ہی رنج و قلق ہوا۔ وہ علم کے ایک ستون تھے اور ان کی رحلت سے ناقابل تلافی نقصان پہونچا۔ دعا ہے کہ اُن کی روح رحمت کے سایہ میں آرام کرے اور آپ کو اس ہولناک صدمے میں استقلال عطا ہو۔ (سید بشیر حسن زیدی، وزیر اعظم رامپور)

قبلہ ناصر الملۃ کی رحلت پر میرا سارا خاندان ماتم کررہا ہے آپ کے اس صدمۂ عظیم میں ہماری انتہائی دلی ہمدردیاں ہیں۔
(نواب جعفر علی خان اثر۔ وزیر ریاست کشمیر)

اس اندوہناک خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ آج دنیا پہلے کے مقابلے میں تہی دامن ہے۔ مہربانی کرکے میری دلی ہمدردیاں قبول فرمائیے۔
(ابو طالب نقوی۔ کلکٹر علی گڑھ)

اس صدمے سے ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ ازراہ مہربانی تعزیت قبول فرمائیے۔ (سید اشتیاق حسین رضوی۔ سول سرجن ہمیر پور)

خوجہ شیعہ اثنا عشری جماعت کو رنج و غم ہے۔ فاتحہ خوانی کی گئی۔ تعزیت پیش کی جاتی ہے۔ (غلام علی چھاگلا۔ کراچی)

جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب کی اندوہناک وفات پر دلی غم والم ہے۔ دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ جناب مرحوم کی روح پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور سوگوار پسماندگان کو صبر دے۔
(خوجہ شیعہ اثنا عشری جماعت۔ احمد آباد)

اس سانحۂ غم میں میری قلبی سوگواری و تعزیت قبول فرمائیے۔ (سراج العلماء۔ کلکتہ)

ہمارے مقدس مجتہد ناصر الملۃ کی اندوہناک وفات نے شیعی دنیا کو متزلزل کردیا ہے عظیم المرتبت خدائی روشنی نظروں سے اوجھل ہوگئی اور اب علم و حکمت کا چشمہ ہمارے لئے بند ہوگیا۔ غم دیدہ پسماندگان کو میری پُرخلوص تعزیت۔ (نواب علی سجاد، پٹنہ)

حضرت ناصر الملۃ کے حادثۂ وفات کو سن کر مجھے سخت صدمہ ہوا سرکار مرحوم عربی کے عالم متبحر شہرت کے مالک تھے اور مذہبی معاملات میں آپ کا فیصلہ قطعی سمجھا جاتا تھا اور ملت جعفریہ کے پشت و پناہ تھے آپ کے خاندان کے اس ناقابل تلافی نقصان کے سلسلے میں میری ہمدردیاں ہیں۔ یہ صدمہ صرف آپ ہی کو نہیں پہونچا ہے بلکہ پوری قوم شیعہ کا نقصان ہے خدا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

چودھری ارشاد حسین تعلقہ دار سعدی

قوم کو جو ناقابل تلافی نقصان پہونچا ہے اس پر دلی رنج و افسوس ہے ہم سب اس صدمے میں آپ کے ساتھ شریک ہیں جذبۂ ہمدردی میں میں اس حادثے پر اپنے رنج و اندوہ کو بیان نہیں کر سکتا۔

(آنریبل سر) سید سلطان احمد (لا ممبر)

علمی و معاشرتی ادارات میں تعزیتی رزولیوشن

دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن

جناب صدر نشین صاحب دائرۃ المعارف حیدرآباد تحریر فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس غمناک خبر سے بہت صدمہ ہوا کہ جناب مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ کا بتاریخ ۱۶ر جولائی سنہ ۱۹۴۲ء انتقال ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی ذات علمی دنیا میں جو شہرت رکھتی تھی وہ محتاج بیان نہیں ہے۔ دائرۃ المعارف کے علمی کاموں سے مرحوم کو بڑی گہری دلچسپی تھی۔ ان کے کتب خانہ کے نوادر سے دائرۃ المعارف نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا ہے۔ اس حادثہ پر میں منجانب مجلس دائرۃ المعارف جناب کی خدمت میں تعزیت ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جناب کو اور دیگر اعزہ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ضلع مسلم لیگ کلکتہ

ناصر الملۃ حضرت مولانا ناصر حسین رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال اسلامی ہند کا سخت ترین حادثہ فاجعہ ہے۔ کلکتہ میں ہر طبقہ مسلمین میں رنج و الم کا اظہار ہو رہا ہے آپ کا نقصان قومی اور ملی کے علاوہ شخصی و ذاتی ہے۔ خدمت عالی میں کلکتہ ضلع مسلم لیگ اور مسلمانان کلکتہ کی طرف سے ہمدردی و تعزیت کا پیام عرض ہے۔ اللہ حضرت کے پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ والسلام۔ راغب احسن

سکریٹری محمود آباد اسٹیٹ

حسب منشاء بحکم حضور سرکار زاد احتشامہ کلکتہ ضلع مسلم لیگ اور مسلمانان کلکتہ کی طرف سے حضرت ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کے حادثہ ارتحال کے متعلق جو خط حضور ممدوح کے نام آیا ہے اس کی نقل روانہ خدمت ہے۔ والسلام

(سید ہادی حسین رضوی)

شیعہ یوتھ لیگ دہلی

مجلس انتظامیہ شیعہ یوتھ لیگ دہلی کا یہ غیر معمولی جلسہ حضرت ناصر الملۃ والدین جناب مولانا و مقتدانا مولوی سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر کی وفات حسرت آیات پر ماتم کرنے کے لئے منعقد ہوا ہے اور افسوس کرتا ہے کہ اس غم جانکاہ اور حادثہ فاجعہ پر مکمل اظہار الم کے لئے الفاظ نہیں مل سکتے اس لئے کہ جدار ایمان میں اس واقعہ جانگداز سے جو رخنہ پڑ گیا اس کا اندمال غیر ممکن قطعی ہے اور ہماری دنیا اس عالم بے بدل اور محقق اجل سے خالی ہو گئی جس کا مثل و نظیر اب تمام ہندوستان میں موجود نہیں اور جو عراق و ایران کے علمائے کامل کی مثل ایک فرد کامل ملک ہند میں تھی۔

یہ جلسہ دست بدعا ہے کہ پروردگار عالم اس مجاہد ملی کو جوار حضرت سید الشہداء میں قریب سے قریب درجہ عطا فرما کر حقیقی معنوں میں ناصر حسین قرار دے اور حضرت نصیر الملۃ و حضرت سعید الملۃ نیز دیگر اعزا و اقربا اور تمام مومنین و مومنات کو اس غم جانکاہ میں صبر جمیل عطا فرمائے۔

(احقر العباد) سید سراج حسین زیدی، جوائنٹ سکریٹری

ادارات علمیہ میں سرکار ناصر الملت کا ماتم

سرکار ناصر الملت اعلی اللہ مقامہ کی وفات حسرت آیات نے علمی دنیا میں جو اثر پڑا ہے اسکو تفصیلی حیثیت سے پیش نہیں کیا جا سکتا ہندوستان کا کوئی علمی ادارہ ایسا نہیں جس میں سرکار مرحوم کے انتقال پر ملال سے ایک زبردست علمی نقصان نہ محسوس کیا جا رہا ہو اجمالی حیثیت سے چند علمی ادارہ جات کی تعزیتی تجاویز پیش کی جاتی ہیں:-

کرسچین کالج لکھنؤ:- کرسچین کالج لکھنؤ کے پرنسپل و طلبا حضرت ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کے افسوس ارتحال پر اپنے انتہائی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے مرحوم کی وفات حسرت آیات سے تعلیمی دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور دنیا کے علماء کی فہرست میں ایک زبردست کمی واقع ہوئی۔

شیعہ کالج لکھنؤ:- شیعہ کالج کے ممبران اسٹاف نیز طلبا کا یہ جلسہ حضرت صدر المحققین سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کی وفات حسرت آیات کو نہ صرف قوم شیعہ بلکہ تمام اسلامی دنیا کا ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے اور اس سانحہ جانگزا پر اپنے انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے اور سرکار مرحوم کے پسماندگان بالخصوص جناب نصیر الملۃ و جناب سعید الملۃ مد ظلہما سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

نیشنل کو اپریٹو کالج خیر آباد:- مدرسین و طلاب نیشنل

سرکار ناصر الملۃ کی افسوس موت پر اپنے انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں۔ مرحوم شیعوں کے ایک زبردست عالم اور دنیا میں عربی اور فارسی کے بہترین ماہر تھے مرحوم نے شیعوں کی بہترائی کے لئے خصوصاً اور تمام دنیا کے لئے عموماً بہترین خدمات انجام دیں ہم مدرسین و طلاب مرحوم کے پسماندگاں سے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

وثیقہ اسکول فیض آباد:- وثیقہ اسکول فیض آباد کے مدرسین و طلاب کا یہ جلسہ جناب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار حزن و ملال کرتا ہے اور علمی دنیا کے لئے عظیم ترین نقصان تصور کرتا ہے۔ اور پسماندگان کی خدمت میں عموماً جناب نصیر الملۃ و جناب سعید الملۃ مد ظلہما کی خدمت میں خصوصاً تعزیت پیش کرتا ہے۔

فارسی ہائی اسکول فیض آباد:- یہ جلسہ طلاب و مدرسین فارسی ہائی اسکول فیض آباد حضرت مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم و الم کرتا ہے اور مرحوم کے متوسلین اور اعزا و احباب مخلصین کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے۔

شیعہ اسکول جونپور:- آج بتاریخ ۱۸ جولائی سنہ ۱۹۴۲ء بروز شنبہ بوقت ۸ بجے صبح عمارت شیعہ اسکول میں جمیع اساتذہ و طلاب شیعہ اسکول خبر رحلت سرکار ناصر الملۃ والدین سن کر انتہائی حزن و اندوہ کے ساتھ ماتم کناں جمع ہوئے اور ایک مجلس غم منعقد ہوئی جلسے صدر

کرتے ہوئے دنیائے شیعیت کے تاریک ہوجانے اور دین و ملت کے سب سے بڑے ناصر کی رحلت کا ذکر کیا قوت بیان تھی ورنہ نہ معلوم کیا کچھ کہتے۔ آخر میں صرف اتنا کہہ سکے۔ بچو بھائیو آج ہم سب یتیم ہوگئے ہمارے سر برہنہ ہوگئے ہمیں جس پر ناز تھا وہ خاک میں مل گیا ہمارا ذکر نہیں ہمارے علما کو جس سے تقویت اور ڈھارس تھی ان کی قوتیں سلب ہوگئیں اب ہم کچھ نہیں کرسکتے بجز اسکے کہ جناب مغفور کی روح کا استقبال سورۂ فاتحہ سے کریں اور جناب نصیر الملۃ و سعید الملۃ کیلئے خداوند عالم سے دعا کریں کہ ان کو صبر کرامت فرمائے۔ مقرر مذکور نے حاضرین کے سامنے ایک تعزیت نامہ جناب نصیر الملۃ کی خدمت میں ارسال کرنے کی تحریک پیش کی اور جناب سید حسین صاحب انصاری ہیڈ ماسٹر شیعہ اسکول نے جناب مرحوم کے بعض اوصاف مخصوصہ رحم سخاوت۔ ایثار غربا پروری کا موثر طریقہ پر ذکر فرماتے ہوئے تحریک مذکورہ کی تائید کی اور دوبارہ سورۂ فاتحہ پڑھی گئی اور مدرسہ بند کردیا گیا۔

گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور: ہم طلبہ اور اساتذہ ہائی اسکول سیتاپور کا ایک تعزیتی جلسہ نہات حسرت آیات بلا وقت موت پر مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان آف لکھنؤ پر اظہار افسوس اور دلی رنج وملال کا اظہار افسوس اور دلی رنج وملال کا اظہار کرتا ہے۔

یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ ایک کاپی اس رزولیوشن کی مولانا سید نصیر صاحب ابن مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد لکھنؤ کی خدمت میں بھیجی جائے۔

ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی اسکول سیتاپور ۱۸ جولائی سنہ

سکریٹری شیعہ ینگ مین سوسائٹی سہارنپور

(۱) یہ جلسہ حضرت سرکار فردوس مآب صدر الملت ناصر الشریعت سلطان المحققین استاد المجتہدین مولانا و مقتدانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ کی وفات حسرت آیات کو قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان سمجھتا ہے۔

(۲) یہ جلسہ تمام پسماندگان فردوس مآب سے عموماً اور حضرت نصیر الملۃ و حضرت سعید الملۃ مدظلہما سے خصوصاً دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ اور بارگاہ الٰہی میں دست بدعا ہے کہ اس مصیبت عظمیٰ میں صبر جمیل اور اجر جزیل کرامت فرمائے۔

(۳) اس جلسہ کی کارروائی قومی اخبارات میں بھی بغرض اشاعت روانہ کی جائے۔

شیعیان قصبہ مصطفےٰ آباد ضلع رائے بریلی

شیعیان قصبہ مصطفےٰ آباد کا یہ جلسہ شمس العلماء ناصر الملۃ مولانا مولوی ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد اعلی اللہ مقامہ جلیل عالم متبحر کے انتقال پُر ملال پر خون کے آنسو بہاتا ہے جلسہ اس حادثۂ جانکاہ کو قوم شیعہ کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ جو کمی حادثۂ عظیم سے واقع ہوئی ہے وہ جلد پوری ہو اور خداوند مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے۔

یہ جلسہ مرحوم کے پسماندگان بالخصوص نصیر الملۃ و سعید الملۃ کی خدمت میں پُر خلوص تعزیت پیش کرتا ہے اور اپنی ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

یہ جلسہ تجویز کرتا ہے کہ مصطفےٰ آباد میں بسلسلۂ یادگار حضرت ناصر الملۃ انجمن ناصریہ۔ قائم کی جائے اور منجانب انجمن ایک کتب خانہ ناصریہ کے نام سے قائم کیا جائے۔

آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ:۔

یہ غیر معمولی جلسہ منیجنگ کمیٹی آل انڈیا شیعہ کانفرنس کا حجۃ الاسلام ناصر الملۃ شمس العلماء مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ اعلی اللہ مقامہ کے انتقال پر ملال کو ایک حادثۂ قومی سمجھتا ہے اور ایسے عالم متبحر اور پشت پناہ مذہب و ملت کی وفات کو سانحۂ فرقۂ شیعہ کی بدنصیبی پر محمول کرتا ہے اور اپنے حزن وملال کا اظہار کرتا ہے اور مرحوم کے پسماندگان علی الخصوص نصیر الملۃ مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ و جناب سعید الملۃ مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ کی خدمت میں پُر خلوص تعزیت پیش کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اس رخنۂ عظیم کو جو ملت میں پڑا ہے جلد پُر کرے اور اس ناخدائے ملت کو جوار رحمت میں جگہ دے۔

سید کلب عباس آنریری جنرل سکریٹری

بہار شیعہ کانفرنس پٹنہ:۔

بہار شیعہ کانفرنس کا یہ جلسہ حضرت صدر المحققین سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کی وفات حسرت آیات کو شیعیان ہند کیلئے مصیبت

اپنے سرپرست و محسن کے انتقال پُر ملال پر دلی رنج والم کا اظہار کرتا ہے اور حضرت نصیر الملۃ اور حضرت سعید الملۃ مدظلہما کی خدمت میں رسم تعزیت ادا کرتے ہوئے درگاہ باری تعالیٰ میں دست بدعا ہے کہ پروردگار عالم ان حضرات کے سایۂ عاطفت ہمارے سروں پر باقی رکھے۔

شیعہ اثنا عشری سوسائٹی کنوڈر ضلع پالن پور

رزولیوشن

شیعہ اثنا عشری سوسائٹی کانودر کی مجلس انتظامیہ کا یہ جلسہ حضرت صدر المحققین سرکار شریعتمدار ابو الفضل ناصر الملۃ مولانا سید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد اعظم و مقتدائے شیعہ واحد و حقیقی رہنما کی وفات حسرت آیات پر اپنے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے (آپ کی وفات جو بلاشبہ ایک قومی سانحہ ہے) اور جناب اعلی اللہ مقامہ کے سایۂ عاطفت سے محروم ہو جائے کو تمام قوم کیلئے بدنصیبی خیال کرتا ہے اور درگاہ باری عز اسمہ میں دعا کرتا ہے کہ اس زبردست رخنہ کو جو دیوار اسلام میں پڑ گیا ہے جلد پُر ہو جائے اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ مرحمت فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان خصوصاً حضرت نصیر الملۃ مولانا سید محمد نصیر صاحب قبلہ اور سلطان المحققین حضرت سعید الملۃ مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان مدظلہم العالی کی خدمت میں پرخلوص تعزیت پیش کرتا ہے

انجمن حسینیہ مالیر کوٹلہ پنجاب۔

(الف) مجلس عاملہ

اعلی اللہ مقامہ کی ذات حسرت آیات پر نہایت اندوہ و
الم کے ساتھ اظہار تاسف کرتے ہوئے سرکار مرحوم کی وفات
کو شیعہ قوم کیلئے ایک ناقابل تلافی نقصان قرار دیتا ہے اور
حضرت نصیر الملۃ اور حضرت سعید الملۃ کی خدمت میں رسم تعزیت
ادا کرتا ہے و نیز خداوند عالم سے دعا کرتا ہے کہ وہ سرکار مرحوم
اپنے جوار رحمت اور قرب چہاردہ معصومین سلام اللہ علیہم
اجمعین میں جگہ عطا فرمائے اور سرکار اعلی اللہ مقامہ کے
اخلاف کو آپ کا سچا جانشین بننے کی توفیق عطا فرمائے۔
(ب) قرار پایا کہ ایک مجلس فاتحہ خوانی حضرت سرکار
اعلی اللہ مقامہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے منجانب
انجمن منعقد کی جائے۔

عبدہ الاحقر شیخ منظور حسین عفی عنہ ناظم انجمن ہٰذا ۱۲

شیعۃ الصفا پراونشل شیعہ کانفرنس دہلی

شیعۃ الصفا پراونشل شیعہ کانفرنس دہلی کا یہ جلسہ خصوصی
سیدنا و مقتدانا شمس العلماء جناب ناصر حسین صاحب قبلہ
اعلم العصر کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی رنج و ملال کا اظہار
کرتا ہے اور مرحوم کی وفات کو تمام مسلمانوں اور خصوصاً شیعیان
اسلام کیلئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اراکین شیعہ کانفرنس
دست بدعا ہیں کہ مرحوم کو اعلی علیین میں جوار معصومین عطا
کرے اور پسماندگان خصوصاً جناب قبلہ و کعبہ مولوی [illegible]
کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ یہ بھی طے پایا کہ مسودہ ہٰذا
اخبارات میں شائع کرائی جائے اور ایک کاپی

جناب والا کی خدمت میں ارسال کی جائے۔

خادم قوم باقر [illegible] جنرل سکریٹری شیعہ کانفرنس دہلی
مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۴۲ء

انجمن شباب الشیعہ پاراچنار کرم ایجنسی صوبہ سرحد

تیرھویں رجب کو جبکہ مقامی حکام بھی شریک تھے اور خصوصی
یوم مسرت بھی تھا۔ انجمن نے مصیبت وفات حسرت آیات جناب
نیر اعظم سرکار ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ یوم مخصوص کی مسرت
سنگین تصور کرکے ایک تعزیتی رزولیوشن پیش کیا اور جشن
کی خوشی کو غم اور مصیبت میں تبدیل کرکے سامعین پر ظاہر
کردیا کہ دنیائے شیعیت ہندوستان یتیم ہو کر تنہا عالم سے محروم ہوگئی۔
چنانچہ جناب سراج الواعظین مولانا سید محمد صاحب دہلوی خطیب
اعظم اور جناب فخر قوم ملک [illegible] صاحب ایم اے [illegible]
رزولیوشن کی تائید میں ایسی پرجوش تقاریر فرمائیں جن سے
مومنین کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے اور سامعین پر ایک عجیب
کا عالم طاری تھا اور انا للہ و انا الیہ راجعون ہر ایک
کے زبان زد تھا بعد فاتحہ خوانی دعا کی گئی کہ خداوند عالم
مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اپنے اجداد ائمہ معصومین علیہم السلام
کی قربت میں جگہ دے اور پسماندگان خصوصاً نصیر الملۃ اور
سعید الملۃ دام ظلہم العالی کو صبر جمیل مرحمت فرمائے۔ طے
پایا کہ اس رزولیوشن کی نقول قومی اخبارات اور متعلقین
مرحوم کی خدمت میں بھیجی جائیں۔

خادم الملۃ [illegible] جنرل سکریٹری انجمن شباب الشیعہ
پاراچنار کرم ایجنسی صوبہ سرحد

انجمن اثنا عشریہ صوبہ سرحد پشاور

فرانٹیر پراونشل شیعہ کا یہ جلسہ خصوصی جناب شمس العلماء
حجۃ الاسلام والمسلمین ناصر الملۃ والدین سرکار آقائی سید
ناصر حسین صاحب قبلہ طاب ثراہ مجتہد اعظم ہندوستان کی وفات
حسرت آیات پر اپنے قلبی رنج و ملال کا اظہار کرتا ہے اور
اس حادثہ فاجعہ کو دنیائے اسلام کیلئے مصیبت کبریٰ تصور کرتے
ہوئے ناقابل تلافی جانتا ہے اور دست بدعا ہے کہ حق سبحانہ و تعالی
جناب قبلہ و کعبہ کی روح پرفتوح کو اعلی علیین میں بجوار اجداد
طاہرین محشور فرما کر جملہ اعزہ و پسماندگان فردوس مکان
کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احقر سید علی رضوی سکریٹری شیعہ کانفرنس پشاور

ازدفتر مجلس سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی پنجاب
نواب بلیس ایمپرس روڈ لاہور

یہ مجلس سیزدہ صد سالہ یادگار حسینی پنجاب کی مجلس منتظمہ
کا اجلاس منعقدہ ۳ اگست ۱۹۴۲ء سرکار ناصر الملۃ مولانا
السید ناصر حسین صاحب قبلہ مجتہد العصر والزمان کی وفات
حسرت آیات کو ایک عظیم قومی و ملی نقصان تصور کرتے
ہوئے یہ قرار دیتا ہے کہ مولانا مرحوم کی رحلت سے ایک
ایسی عظیم و عدیم المثال اور مصلح کامل ہستی کا وجود مفقود ہو گیا ہے
جس کا نعم البدل مشکل نظر آتا ہے۔ ایزد متعال ان کو اپنے
جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

احقر [illegible] سید احمد علی [illegible] ناظم [illegible]

انجمن پنجتنی کانپور

یہ جلسہ رب العزت سے دعا کرتا ہے کہ جناب ناصر الملۃ
[illegible] اظہار [illegible] اور پسماندگان
ناصر الملۃ کو عموماً و جناب نصیر الملۃ مدظلہ و جناب سعید الملۃ
مدظلہ کو خصوصاً صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ہر دو جناب سے
ناصر الملۃ سے قوم کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے امید کرتا
ہے کہ ملت بیضا کے تابندہ ستارے ثابت ہوں گے۔
یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ بغرض ایصال ثواب حضرت
ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ کم از کم ایک مجلس فاتحہ خوانی
منعقد کرے۔
یہ جلسہ قوم سے درخواست کرتا ہے کہ حضرت ناصر الملۃ اعلی اللہ
مقامہ کے شایان شان کوئی یادگار قائم کرے۔

محرک جناب سید [illegible] حسین صاحب
مؤید حکیم و مولوی جناب سید فیاض الحسن صاحب

یہ جلسہ طے کرتا ہے کہ تجاویز منظور بالا کی نقول اخبار
سرفراز و حضرت نصیر الملۃ مدظلہ و سعید الملۃ مدظلہ کی
خدمت میں جلد از جلد روانہ کی جائیں۔

خادم سکریٹری انجمن پنجتنی کانپور

مشاہد مقدسہ میں سرکار ناصر الملۃ کا ماتم (حضرت سرکار اعلی اللہ مقامہ)

اہل ہند سے زیادہ بیرون ہند اور مشاہد مقدسہ کے افراد جانتے تھے
اسی سبب سے خبر رحلت سے وہاں بھی [illegible]

...ائی کا برابر انعقاد ہوتا رہا۔

...نجف اشرف میں آیۃ اللہ آقا سید ابو الحسن اصفہانی کو
...ار طلاب درس بند کر دیا دوسرے ہی دن سے مجالس فاتحہ خوانی
...سرکار ممدوح کی جانب سے شروع ہو گیا جس میں بیوت اور حرق
...سرکار ممدوح کی خدمت میں تعزیت کے لئے آئے تھے اس کے بعد
...سلام آقائی آقا شیخ ضیاء الدین عراقی اعلی اللہ مقامہ نے
...خوانی کی اس کا سلسلہ بھی تین دن تک جاری رہا۔ پھر ہندوستانی
...لے تین دن تک مجلسیں منعقد کیں۔ نجف اشرف میں ان مجالس کے
اور بھی فاتحہ خوانی کی مجلسیں منعقد ہوئیں اختصار کے مطلب سے
...کر ترک کیا جاتا ہے۔ اور نجف اشرف میں تعطیل کر دی
...ے رمضان کی تعطیل سے ملا دیا۔ کربلائے معلی میں جناب
...سلام آقا سید حسین اور [illegible] کربلا المعلی و

مجالس فاتحہ خوانی منعقد کیں اور عرصہ تک ان کا سلسلہ جاری رہا

بغداد میں جناب سید محمد صدر صدر عراق پارلیمنٹ نے سلسلہ...
فاتحہ خوانی کی مجلس کی جس میں تمام اعیان ارکان حکومت نے شرکت کی
اس کے بعد حجۃ الاسلام آقا سید محمد علی ہبۃ الدین شہرستانی کی جانب
سے فاتحہ خوانی کی مجالس ہوئیں اس کا تزک و احتشام بھی [illegible]
کاظمین شریفین میں وہاں کے بزرگ ترین علما خصوصا [illegible]
کی جانب سے فاتحہ خوانی کی مجلسیں منعقد ہوئیں۔ قم میں بھی وہاں کے
اعظم ترین عالم جناب شہاب الدین صاحب حسینی نے مجلس فاتحہ خوانی
کے علاوہ یہ بھی انتظام کیا کہ عبقات الانوار کی جلالت و عظمت کے
لحاظ سے سولہ ہزار روپیہ کا سرمایہ فراہم کیا ہے تاکہ [illegible]
حضرت ناصر الملت کے طور سے مطبع مجلس میں جو حکومت ایران کا
مطبع ہے عبقات کو طبع کیا جائے بلکہ حدیث غدیر کی طباعت
شروع بھی ہو گئی ہے۔

لکھنؤ میں ناصر الملۃ کی مجالس فاتحہ خوانی

...آج عالم میں کونسا مقام ایسا تھا جہاں اس جگر سوز اور جانگداز واقعہ کا اثر نہ ہوا یا غم نہ منایا گیا ہو مگر خاصکر سرزمین لکھنؤ
...نور مجسم کی جائے [illegible] اور مہد علم کا گہوارہ تھی اسلئے سانحہ غم کا بھی خاص طور پر اثر ہوا جہاں مسلمانان طبقے میں عموماً اور شیعوں میں
...بہر خورد و کلاں متاثر تھا یہاں تک کہ مستورات تک نے حسب قدر مراتب تا ممکن طریقے سے اظہار غم کیا لکھنؤ میں حضرت فاتحہ خوانی
...ایسی مجلسیں اگر فرداً فرداً لکھا جائے تو شاید پورے نمبر میں بھی گنجائش نہ ہو۔ کیونکہ انجمن خدام شیعہ شاہی اوقات نیز دیگر اوقات
...سار لکھنؤ مومنین لکھنؤ علماء لکھنؤ تمام انجمنہائے ماتمی کربلا سجین کا کالج سلطان المدارس مدرسہ ناظمیہ "یتیم خانہ" غرض تمام قومی
اداروں نے قومی جراید نے [illegible] جہاں مختلف اوقات میں فرداً فرداً فاتحہ خوانی کی مجلسیں ہوئی ہوں ہم حضرات لکھنؤ سے
...جسکے کہ ہم مفصل لکھا [illegible] صحیح رپورٹ نہ ملنے سے مجبوری طور پر شائع کر رہے ہیں انشاءاللہ اگر آئندہ موقع ملا تو ممکن بالتفصیل شائع...

فیض آباد کے مدرسین و طلبا کا ایک جلسہ ہوا جس میں اول تعزیت ادا کی گئی۔ **سیتاپور** گورنمنٹ ہائی اسکول
سیتاپور کے مدرسین و طلبا کا جلسہ ہوا اور تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا
خیر آباد تبیل کوآپریٹو کالج خیر آباد میں ایک جلسہ تعزیت ہوا جس میں
ایک مخلصانہ و ہمدردانہ رزولیوشن پاس کیا گیا۔ **بلوا اسٹیٹ** جبار
غفرانہ میں یہ خبر غم و الم پہونچی جناب خان بہادر چودھری علی اختر صاحب تعلقہ دار
بلوا ننگے سر گھر سے باہر تشریف لائے۔ ایک سیاہ نشان مسجد پر نصب کرایا دفتر
میں تعطیل کر دی اور بیمار بچے کو جس کے علاج میں ہزار ہا روپیہ خرچ ہو چکے ہیں
اس کی حالت پر چھوڑ دیا۔ اندر سے باہر تک ہائے ہائے ناصر الملۃ ہائے ناصر الملۃ کا
نعرہ بلند تھا شدید بارش ہو رہی تھی۔ اسی عالم میں آپ عازم لکھنؤ ہوئے۔
زید پور حسینیہ میر اقبال حسین صاحب میں قرآن خوانی کے بعد مجلس فاتحہ خوانی ہوئی
جلالی ۱۹ جولائی کو تمام شیعیان جلالی نے یوم غم منایا مخدرات نے بھی
صف ماتم بچھائی قرآن خوانی، مرثیہ خوانی و نوحہ خوانی کے بعد تجاویز تعزیت
پاس کی گئیں۔ **مبارکپور** ضلع اعظم گڈھ میں مجلس فاتحہ خوانی ہوئی جس میں ۱۲ سے
زائد کلام مجید ختم ہوئے آخر میں مجلس ہوئی۔ **جونپور** ۱۸ جولائی کو ایک
جلسہ ہوا جس میں ایک تعزیتی رزولیوشن پاس کیا گیا اور اسکول بند کر دیا گیا
گونڈہ ۱۰ جولائی کی شام کو عظیم الشان مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔ ....
الہ آباد "بشارت منزل" میں پہلے قرآن خوانی ہوئی اس کے بعد مجلس
برپا کی گئی۔ **لاہور** مجلس ماتمیہ کا اجلاس خصوصی منعقد ہوا اور سرکار
مغفور کے دینی اور قومی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے غم اور تعزیت کا اظہار
کیا گیا۔ **رجالتس** انجمن حسینی نے فوراً ایک مجلس منعقد کی جس میں تعزیت
کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔
خورجہ ۱۹ جولائی کو [illegible] قرآن خوانی کی گئی [illegible] برپا کی

بنارس ۱۹ جولائی کو ایک جلسہ تعزیت اور مجلس [illegible] منعقد کی گئی۔ **شاہ گنج آگرہ** [illegible]
میر [illegible] علی صاحب مرحوم میں ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔
حسین آباد مونگیر میں انجمن حسینیہ مجلس فاتحہ خوانی [illegible]
بعد قرآن خوانی مجلس میں شرکا گریہ ہوا۔ **سہارنپور** [illegible]
شیعیان سہارنپور کا ایک جلسہ [illegible] جناب مولانا محمد تقی صاحب منعقد
مجوزہ تعزیت پاس کی گئی۔ **انبالہ** میں مجلس عزا، تعزیت، [illegible]
اور ایصال ثواب کی نیت سے برپا کی گئی۔ **اناؤ** [illegible]
سید [illegible] صاحب [illegible]
مجلس عزا ہوئی تعزیت کا رزولیوشن پاس ہوا۔ **بدایوں** [illegible]
اولاً قرآن خوانی بعدہ مجلس عزا برپا کی گئی۔ **مصطفے آباد** [illegible]
میں مستورات نے صف ماتم بچھائی اور مجالس فاتحہ خوانی کی [illegible]
کانپور میں ۱۹ جولائی کو ایک جلسہ ہوا جس میں ایک رزولیوشن [illegible]
ہمدردی کا پاس ہوا۔ **ٹانڈہ فیض آباد** ۲۰ جولائی کو [illegible]
ہوئی بعدہ تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔ **سہارنپور** [illegible]
۱۱ [illegible] قرآن خوانی و مجلس سوم ہوئی۔ **بیلی** [illegible]
[illegible] مجلس فاتحہ خوانی ہوئی بعد میں تجویز تعزیت [illegible]
سیتاپور ۱۹ جولائی کو [illegible] مجلس [illegible]
میں گھنٹے قرآن خوانی کے بعد مجلس ہوئی۔ **دہلی** [illegible]
[illegible] مجلس قرآن خوانی ہوئی **مظفر نگر** [illegible]
[illegible] مسجد میں قرآن خوانی [illegible]
[illegible]
[illegible] منعقد کی گئی

اول ضلع ایوت محل حتو برار مین ایصال ثواب کے واسطے ۱۹-۲۰ جولائی کو مجالس عزا
منعقد کی گئیں۔ فیروزپور شہر پنجاب مین ۱۹ جولائی کو ایک ماتمی جلسہ
اماماڑہ کلاں فیروزپور شہر مین منعقد ہوا سیاہ علم شہر مین اور اماماڑہ
کے دروازون پر ایستادہ کردیے گئے۔ رائے بریلی انجمن سجادیہ رائے بریلی
کی جانب سے ۲۰ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی ہوئی قرآن خوانی کے بعد مجالس
فاتحہ مولوی سید کلب عباس صاحب نائب صدر انجمن نے جناب ناصر الملۃ
کے فیوض روحانی و برکاتی کا تفصیلی تذکرہ فرمایا۔ لاہور ۱۹ جولائی
کو دفتر انجمن اثنا عشری (یوپی) ارنگ محل لاہور مین ایک جلسہ ہوا
تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا نیز ۲۰ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی منعقد
[illegible] پایا۔ بریلی ۲۲ جولائی کو انجمن گلدستہ حیدری کی طرف سے ایک
جلسہ عام منعقد ہوا جسمین تعزیتی رزولیوشن پاس ہوا اور مجلس فاتحہ خوانی
منجانب انجمن برپا کرنا طے پایا۔ مظفر پور مین ۱۹ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی
ہوئی جسمین جناب مولانا سید محمد عباس صاحب نے بیان کیا۔ مومنین پر
بڑا اثر تھا۔ شاہ گنج آگرہ سوئم کے دن محلہ شاہ گنج آگرہ مین تمام
دن ہڑتال کی گئی اور مسجد میر اکبر علی صاحب مین قرآنخوانی ہوئی انجمن
مسافرین شاہ گنج آگرہ کی طرف سے بھی اظہار غم کیا گیا۔ جونپور
۲ رجب کو صبح سے ناصریہ کالج مین قرآنخوانی کا سلسلہ شروع ہوا دس
بجے کے بعد مجلس فاتحہ خوانی برپا ہوئی جسمین جناب مولانا سید حسین مہدی
صاحب نے خوانندگی فرمائی۔ بمہین سادات ۲۰ جولائی کو بمہین
سادات ضلع بجنور مین مسجد جامع مین نماز ہدیہ میت ادا کی گئی اور بروز
پنجشنبہ منجانب انجمن حسینیہ قرآن خوانی کی گئی۔ کلکتہ کے مختلف اماماڑون
مین مجالس فاتحہ خوانی منعقد ہوئین ایک مجلس خاص طور پر قابل تذکرہ ہے

یکشنبہ کو مسجد [illegible] مین جناب مولانا شیخ محمد حسین صاحب قبلہ
پیش نماز مسجد نے اس مجلس کی بنا رفرمائی۔ فیض آباد ۲۰ جولائی
کو اماماڑہ مین جناب مولانا سید علی احمد صاحب قبلہ [illegible] کی طرف
سے مجلس سیوم منعقد ہوئی۔ فاتحہ خوانی کے بعد تجویز تعزیت پاس ہوئی
مزید طے پایا کہ اس مظاہرے کے دوران گورنمنٹ کالج اور دیگر مدارس اور
کچہریون مین تعطیل کے لیے حکام مقامی سے استدعا کی جائے۔ [illegible]
مین ۲۰ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی منعقد کی گئی جناب شاہزادگان مٹیا برج
کلکتہ [illegible] انتقال [illegible] مچھلی شہر
خبر ارتحال معلوم ہوتے ہی تمام شیعہ حضرات مین کہرام برپا ہو گیا [illegible]
کا ایک خاص جلسہ ہوا جسمین تعزیت کا رزولیوشن پاس کیا گیا۔
سیکھا ضلع سارن مین ایک جلسہ ہوا اور تعزیتی رزولیوشن پاس
کیا گیا۔ فیض آباد مین ۲۲ جولائی کو انجمن مصباح الاسلام
کا ایک جلسہ غم ہوا جسمین تجویز تعزیت پاس کی گئی۔ میرٹھ [illegible]
میرٹھ ایک یوم کے لیے بند کر دیا گیا۔ ۱۸ جولائی کو مجلس غم اور قرآنخوانی
ہوئی قصبہ کرہڑا مین ۲۱ جولائی کو قرآنخوانی ہوئی شیعون کے علاوہ
حضرات اہل سنت نے بھی قرآنخوانی کی بعدہٗ مجلس ہوئی۔ [illegible] ضلع
[illegible] مین ایک مجلس قرآنخوانی ہوئی جس کے بعد تجویز تعزیت پاس
کی گئی۔ بنارس جوادیہ کالج مین خاص طور سے غم منایا گیا [illegible]
کو کالج مین عام تعطیل کی گئی قرآن خوانی اور مجلس عزا برپا کی گئی۔
سینتھل ضلع بریلی مین سکریٹری انجمن جعفریہ قصبہ سینتھل [illegible]
دیتے ہین کہ خبر غم معلوم ہوتے ہی ایک جلسہ کیا گیا جسمین تجویز تعزیت
پاس ہوئی۔ لیسونان ضلع الہ آباد مین جلسہ تعزیت ہوا [illegible]
سند عمارت دفتر مین مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔

بلوہ سلیٹ مین ۲۴ جولائی کو منجانب جناب خان بہادر چودھری
علی اختر صاحب مجلس تعزیت ہوئی جسمین حضرت
[illegible] شیعہ و سنی شریک تھے۔ حسینی پنتھ کانفرنس مین حضرت ناصر الملۃ کی
رحلت پر طے کیا گیا کہ ایک عظیم الشان مجلس حسینی پنتھ کانفرنس کے وقت
برپا کی جائے اس سلسلہ مین بغیر کسی ردا چھوت چھات کسی سے پیچھے نہ
رہین اور محبان اہلبیت ہونے کا عملی ثبوت دے سکین۔ صفی پور
ضلع اناؤ کے مومنین نے سوم کے روز [illegible] اماماڑے مین قرآنخوانی
ہوئی اہل تسنن نے بھی شرکت کی اور شام کو بعد مغرب فاتحہ ہوا۔
دہلی مجلس انتظامیہ شیعہ یوتھ لیگ دہلی کا ایک جلسہ ۲۱ جولائی کو ہوا
جسمین تجویز تعزیت پاس کی گئی نیز طے پایا کہ جلد از جلد ایک مجلس
فاتحہ خوانی برپا کی جائے۔ لاہور ۲۳ جولائی کو انجمن حسینیہ خواجگان
نارووالی لاہور کا ایک جلسہ ہوا ایصال ثواب کے لیے پہلے قرآن خوانی
ہوئی پھر تجویز تعزیت پاس کی گئی۔ پہانی خبر ارتحال پر ملالی پر
اہل سنت تمام قصبہ مین مجلس سوم قرآن خوانی اور فاتحہ خوانی کا اعلان
کردیا ۱۲ رجب کو مومنین قصبہ مع دستہ ہائے انجمن ماتمی حسینیہ نقیہ بیگم
مرحومہ مین جمع ہوگئے قرآن خوانی ہوئی اس کے بعد مجلس ہوئی۔
بعدہٗ علم اٹھا کر حسینیہ فاکہہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین لے گئے مختلف اقوام کا
کافی مجمع تھا۔ فرخ آباد جناب سید علی مقدس صاحب رضوی
لکھتے ہین کہ فرخ آباد، فتح گڈھ اور شمس آباد مین ہر شخص سوگوار
نظر آرہا ہے جناب نصیر الملۃ اور جناب سعید الملۃ کی خدمت مین تعزیت
ادا کرتے ہین۔ بہار شیعہ کانفرنس کی طرف سے سرکار ناصر الملۃ
کی تعزیت [illegible] کانفرنس کا جلسہ منعقد کیا گیا سورہ فاتحہ
[illegible] کے بعد حضرت نصیر الملۃ اور حضرت سعید الملۃ کی خدمت [illegible]

مین ایک تعزیتی رزولیوشن پاس کیا گیا۔ کچھوا ضلع سارن
مین ۲۳ جولائی کو اولاً قرآن خوانی ہوئی بعدہٗ جناب مولانا
سید علی حیدر صاحب مدیر اصلاح نے بیان فرمایا۔ آگرہ ۲۰ جولائی
کو ایک مجلس فاتحہ خوانی منعقد ہوئی۔ بمبئی مین مجلس اماماڑہ
[illegible] رات کو [illegible] ایک عظیم الشان شہر مین مجلس
فاتحہ خوانی کی اطلاعات [illegible] دو گھنٹے تک قرآن خوانی ہوئی اس کے
بعد جناب مولانا شیخ محمد جعفر صاحب نے بیان فرمایا۔ عالم چند
ضلع الہ آباد مین سادات موضع عالم چند کی طرف سے عربی
اور فارسی زبان مین تعزیت پیش کی ہے۔ جون پور مین ایک
جلسہ تعزیت ہوا اور ایک عظیم الشان مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔۔۔
موہان منجانب شیعیان موہان ضلع اناؤ ۱۹ جولائی کو مجلس فاتحہ
ہوئی۔ کالھو اسیکا آباد مین ۲۴ جولائی کو انجمن ہاشمیہ کی جانب
سے مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔ جھانسی جناب آغا اشہر لکھنوی نے
ایک قطعہ نظم فرمایا ہے شعرائے کرام کو اس موضوع کے متعلق تمام
نظمین اور قطعات جناب نصیر الملۃ کی خدمت مین ارسال کردینا چاہئین۔
[illegible] مین نماز ہدیہ میت ادا کی گئی انجمن کی جانب سے [illegible]
قرآن مجید ختم ہوئے بعدہٗ مجلس ہوئی۔ بلگرام مین ۱۱ رجب کو
مجلس قرآن خوانی برپا کی گئی کئی قرآن ختم ہوئے نوحہ ماتم کیا گیا
آخر مین تعزیت نامہ لکھا گیا۔ بڑاگاؤں ضلع فیض آباد
مین ۲۲ جولائی کو ایک مجلس تعزیت منعقد کی گئی پہلے قرآن خوانی
ہوئی بعد مین مجلس ہوئی۔ کراری ضلع الہ آباد مین ۱۸ جولائی
کو مجلس فاتحہ خوانی برپا کی گئی بعدہٗ جناب مولانا سید نجم الحسن صاحب
بیان فرمایا۔ ۲۰ جولائی کو منجانب [illegible] قرآن خوانی ہوئی [illegible]

منصوری میں جناب علی محمد صاحب ٹھیکہ دار اور جناب رجب علی صاحب ڈاکٹر کہ نار کے امامباڑہ میں مرزانی اور سید محمد علی صاحب کے مکان میں مستورات کی مجالس فاتحہ خوانی منعقد کی گئیں
اصغر آباد اسٹیٹ ۲۲ جولائی کو اصغر آباد اسٹیٹ ضلع علی گڑھ میں ایک مجلس عزا منعقد ہوئی۔ **مظفر پور** میں جناب سید احمد نواب صاحب بار ایٹ لا متولی وقف اسٹیٹ نے مجلس فاتحہ خوانی برپا کی قرآن خوانی کی گئی اور آخر میں ایک تجویز تعزیت پاس کی گئی۔ **ملتان** مومنین ملتان نے امامباڑہ شاہ یوسف گردیز میں ۷ رجب کو مجلس فاتحہ خوانی منعقد کی **فرید پور ضلع کرنال** امامباڑہ پانہ علاؤالدین میں قرآن خوانی ہوئی جس کے بعد مجلس برپا کی گئی۔ **درگاہ نجف ہند** مجلس فاتحہ خوانی ہوئی جس میں مومنین کا کافی مجمع تھا۔ **جلالپور** میں ۸ رجب کو ایک مجلس غم منعقد ہوئی قرآن خوانی کے بعد تعزیت ادا کی گئی۔ **کانودر ضلع پالنپور** شیعہ اثنا عشری سوسائٹی کانودر کی مجلس عاملہ کا جلسہ ہوا جس میں ایک تعزیتی رزولیوشن پاس کیا گیا اس کے علاوہ ایک مجلس برپا کی گئی۔ **پٹنہ** مدرسہ سلیمانیہ پٹنہ میں ۲۶ جولائی کو جملہ مدرسین طلباء کی جانب سے مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔ **لاہور** منجانب انجمن جعفریہ انجمن شیعہ لاہور ۲۴ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی ہوئی۔ **لال پور** میں ۸ رجب کو ہڑتال ہوئی اور مجلس برپا کی گئی۔ **بارہ امیر پور** میں جناب حاجی سید حیدر کرار صاحب جعفری کی کوٹھی پر مجلس فاتحہ خوانی برپا کی گئی۔ **سیوان** ضلع سارن میں ۱۵ رجب کو جناب مولوی سید عابد حسین صاحب وکیل وائس چیئرمین مسلم ریلویز کے مکان پر مجلس فاتحہ خوانی منعقد کی گئی۔ **اترولہ** خبر پہنچتے ہی تمام دوکانیں اور اکثر

اہلسنت کی دوکانیں فوراً بند ہو گئیں جتنے دفاتر گورنمنٹ اسکول وغیرہ جارج انگلش ہائی اسکول اترولہ تعزیت کے رزولیوشن کے بعد فوراً بند کر دیے گئے ایک عظیم الشان جلسہ تعزیت منعقد کیا گیا اس کے بعد مجلس عزا بھی برپا کی گئی۔ **کانپور** میں منجانب مکتب اسلامیہ کرنیل گنج کانپور ایک مجلس تعزیت ۱۹ جولائی کو ہوئی۔ **مصطفےٰ آباد** ۱۹ جولائی کو مجلس فاتحہ خوانی برپا کی گئی۔ **لکھنؤ میونسپلٹی** یکم اگست کو میونسپل بورڈ کا جلسہ ہوا جس میں تجویز تعزیت حضرت ناصر الملۃ اعلی اللہ مقامہ پیش کی گئی اور جلسہ اظہار احترام و ہمدردی میں ملتوی کر دیا گیا شیعہ کالج لکھنؤ
دہلی ایک خاص جلسہ ہوا جس میں تعزیتی رزولیوشن پاس کیا گیا۔
بلوا اسٹیٹ منجانب جناب بیگم صاحبہ خان بہادر سید محمد علی صاحب تعلقدار بلوا اسٹیٹ بروز جمعہ بمقام مسجد مجلس فاتحہ خوانی برپا کی گئی۔ **جھیل پور** میں ۱۱ رجب کو قرآن خوانی اور مجلس تعزیت برپا کی گئی
شاہجہانپور میں ۲۹ جولائی کو ایک جلسہ عام جناب سید رحمت حسین صاحب سکریٹری کے مکان پر ہوا جس میں تجویز تعزیت پاس کی گئی
نیوتنی ضلع اناؤ مجلس فاتحہ خوانی امامباڑہ فاطمی جناب محمد رضا صاحب مرحوم میں کی گئی جس میں جناب سید آل رضا صاحب ایڈووکیٹ کی تصنیف کردہ نظم پڑھی گئی **صفی پور ضلع اناؤ** میں مجلس ہوئی اور قرآن خوانی کی گئی اور فاتحہ ہوا۔ **حسن پور ضلع سلطانپور** میں جلسہ تعزیت ۹ رجب کو ہوا اولاً قرآن خوانی ہوئی بعد مجلس برپا کی گئی۔ **کلھوا** ضلع مظفر پور میں مومنین موضع ہذا مومنین موضع نے ایک مجلس برپا کی تین گھنٹے تک قرآن خوانی ہوئی اور یہ تحریک کی گئی کہ مومنین کو چاہیے کہ ہر شخص اپنے اپنے یہاں ایک ایک جناب مغفور کے غم میں صف ماتم بچھائے مومنین نے فوراً قبول کر لیا۔

دائرہ تاریخ مرتبہ جناب سید میر حسن صاحب اشہر (سہیرہ سادات ضلع فتحپور)

سنہ ۱۳۶۱ ہجری
سنہ ۱۹۴۲ عیسوی
سنہ ۱۳۵۱ فصلی
سنہ ۱۳۴۹ فصلی و بنگلہ
سنہ ۱۹۹۹ بکرمی

نوٹ:- دائرہ مذکورہ میں سے ہر سن پانچ پانچ مرتبہ نکلے گا۔
حل:- اوپر کے چوتھے دائرہ کے خانہ ہائے ۱ - ۶ - ۱۱ - ۱۶ - ۲۱ کے اعداد ۴۸۱ + ۲۲۴ + ۱۳۰ + ۴۵۲ + ۷۴ جوڑنے سے سنہ ۱۳۶۱ھ نکلتا ہے۔
اسی طرح خانہ ہائے ۲ - ۷ - ۱۲ - ۱۷ - ۲۲ کے اعداد ۹۸۰ + ۲۷۰ + ۹۴ + ۱۲۹ + ۴۶۹ جوڑنے سے سن ۱۹۴۲ عیسوی نکلتا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس

ایضاً

نوٹ :- مندرجہ دائرہ مرکزی میں ہے ہر سنہ ۵۔۵ مرتبہ نکلتا ہے۔

حل :- خانۂ اول کے اوپر چوتھے دائرہ میں ۱ - ۶ - ۱۱ - ۱۲ - ۲۱ عدد ہیں ان کے سامنے اعداد ۴۸۱ و ۳۲۴ و ۳۲۲ و ۱۳۰ و ۲۵۲ و ۳۰۴ کے جمع کرنی ہے سنہ ۱۳۶۱ھ نکلتا ہے۔

(علیٰ ہٰذا القیاس)

ایضاً

نوٹ :- ہر سنہ مندرجہ دائرہ میں سے چار چار مرتبہ نکلے گا۔

حل :- اول خانہ کے اوپر چوتھے دائرہ میں ۱ - ۵ - ۹ - ۱۳ عدد ہیں ان کے مقابل کے اعداد ۴۸۱ + ۳۹۱ + ۷۰ + ۴۱۹ جوڑنے سے سنہ ۱۳۶۱ھ نکلتا ہے۔

(علیٰ ہٰذا القیاس)

مکان ابو یحیی بہ الفضل ناسلۃ	وکان ابی الا زمانہ عون ناصری
متی ما حوتنا حادثات جلیلۃ	نصرنا بسیف من سیوف بواتر
عظیم ہمام ماجد ذی نباہۃ	اضاء شموعا فی اللیالی الکوافر
تراہ کغیث ہاطل متواتر	اذا ما رقی للوعظ فوق المنابر
تقی نبیہ لیث اجام ملۃ	یذب عن الاسلام سطوۃ کافر
معین الومی تابع التقی نال حکمۃ	تراثا من الضرا لکرام الاطاہر
عطوف کریم خاشع متواضع	تقی نقی قائم اللیل ساہر
ہو البدر فی افلاک شرع وملۃ	فضائلہ فوق البدور البواہر
بادام منہ وتحسین ناصرا	یا سیادت اقدام کشہب سواقر
یا سیدی ثم ابتہالک الوری	فکنت مغیثا فی جمیع الحوادر
فوالک یحمی للشریعۃ ماتما	فاسست بلادکن وشرق ناصر
ارتبکی بقاع الارض تل ماتما	وحنت لہ حزنا خبیر علمنا
فمن لی کفیل فی خطوب عظیمۃ	ومن لی مجن من ہموم غوادر
تفکرت فی عام الوفاۃ مفجعا	فارخ قلبی فی الہموم محاذری
لفوت لرعانا مسیح وحجۃ	کل زین فی سمط النقی لناظر
تہدم رکن الشرع والمجد والتقا	توحش دین اللہ من بعد ناصری
۱۹۴۲ء	۱۳۶۱ھ
الی الخلد فی قصر الحسین مع تقا	فقد قال اہل من مقعد فی ناصر
۱۹۴۲ء	۱۳۶۱ھ

سوی تاج اوج بعد ما قد فقد قد
وعطل شرع المصطفی بعد ناصر
۱۳۶۱ = ۱ - ۱۳۶۲ھ

تاریخ الوفاۃ

از سرکار سعید الملۃ تا لجناب مولانا سید محمد سعید صاحب قبلہ مجتہد طاب ثراہ

لمن کل عاین تجدد ... مسیح
وفی نیل اوصاف العقل تاہ
مضی قطب دین الالہ فارخ
وقضی نحبہ ناصر الملۃ

۱۳۶۱ھ

تاریخ نوح القبر

أفمات ذالک العالم الحبر الذی
بلغ العلی من جدہ وبکدہ
نادی المنادی باکیا مستصرخا
ارخت ۔ ہذا قبر ناصر جیدہ

سنہ ۱۳۶۱ھ

قطعہ تاریخ وفات حضرت ناصر الملۃ

از سلطان العلوم تاجدار دکن خلد اللہ ملکہ

از جہان فخر اکابر رفتہ	علم دین را ہمہ ماہر رفتہ
گفت ابن خلدبہ نازے عثمان	نامی دہر کہ ناصر رفتہ

سنہ ۱۳۶۱ھ

پنجشنبہ شانزدہ جولائی و اول رجب
رفت و شد نزد رسول و با ائمہ ہمنشین

وائے ویلا آہ وخ آہ وخ دست بیداد اجل
دین حق را می بریدہ سر آنکہ بد رکن رکین

وہ نویسد سالہائے رحلتش اشہر حقیر
ہادی دین و مبصر پیشوائے متقین
۱۳۵۱ف انہی

آفتاب آسمان عز و تمکیں مہ جبین
۱۳۴۲

نیک خواہ و حجت الحق مقتدائے مومنین
۱۹۹۱ ہجری

ناصر الملت امیرے مجتہد بحر العلوم
۱۹۴۲ء

زیں جہاں خلد نزد شد سوئے فردوس برین
۱۳۶۱ھ

دعا
ہر کہ از اولاد و احفادش ہم از وابستگان
باشد او را در غمش وہ صبر رب العالمین

ایضاً

(از جناب سید علی حسن صاحب اثر لکھنوی)

شور گریہ شد فزون در لکھنؤ   ناصر الملت بہ عقبیٰ رفتہ است
برشکستہ گشت ایمان کمال   ہادی ایمان ز دنیا رفتہ است
۱۳۴۰+۲۱ = ۱۳۶۱ھ

ایضاً

(از جناب مرتضیٰ حسین صاحب آرم نصیر آبادی)

ناصر الملت فقیہ بے مثال   مخزن علم خدا وند ودود
تاجدار کشور دین نبی   کاں حدود شرع را محکم نمود
آیت کبریٰ ز آیات خدا   رحمت عظمیٰ بد از رب ودود
چوں نباشد نخیاب عالم ازو   ورثہ دار علم اہلبیت بود

حیف حیف از بے ثباتی جہاں   آہ آہ از گردش چرخ [illegible]
از مہ جولائی شد چوں شانزدہ   یک بیک آمد ز یک [illegible]
کردہ در بر حیثیت اجنت آخرت   سوئے فردوس معلّیٰ [illegible]
شد گریباں پاک ہر صغیر و جواں   در رہ ہجرش چو [illegible]
آسماں شد ہم دریں ماتم سہیم   کردہ اظہار غم از رخت [illegible]
سال فوتش گفت آرم از رہ آہ   مفتی اعظم وحید عصر بود

ایضاً

(از جناب سید عون محمد صاحب اکرم خلف اصغر جناب سید عضد حسین صاحب مرحوم [illegible])

بے شک از رنج و غم بالاتر ایں رنج و غم است   موت عالم در حقیقت موت [illegible]
مولوی ناصر حسین مجتہد معجز بیان   رفت از باغ جہاں سمت گلستان [illegible]
ناخدائے کشتی دین باخدا اہل صفا   اہل عرفان اہل معنی اہل دل اہل [illegible]
افقہ اعلم نصرت حق کردہ الحق تا حیات   زندہ دل در رہ حق صرف [illegible]
ایں بیاں اہل جنت سال تاریخ اکرم است   قبلۂ بزم جناں ناصر حسین اعلم

ایضاً

(از جناب سید افتخار حسین صاحب بہیرہ سادات ضلع بجنور)

ہر کہ آمد در جہاں بعد از قیام چند یوم
رخت خود بربست از دنیا و در عقبیٰ کشود
رشتۂ اعمار ما مانند بیت العنکبوت
بشکند با و فنا در یک نفس ایں تار [illegible]
رفت و خواہد رفت بر وقت خودش بے قال و قیل
ہر کہ ہست و ہر کہ خواہد آمد ہر آنکہ بود
ہر کس از دنیا رود با خیلہائے [illegible]
ناصر الملت محقق مجتہد دریائے [illegible]

چوں ملائک ذات قدسیش گزشت روز و شب
در قیام و در قعود و در رکوع و در سجود
شانزدہ جولائی و اول رجب یوم الخمیس
از برائے زینت فردوس رضوانش ربود
معنوی صوری سنین رحلتش گفت افتخار
یک ہزار و نہ صد و چہل و دو را ہجرت نمود
۱۹۴۲ء صوری و ۱۳۶۱ھ معنوی

ایضاً

(از جناب سید علی حسن صاحب اثر لکھنوی حال حیدرآبادی)

شور گریہ شد فزون در لکھنؤ   ناصر الملت بہ عقبیٰ رفتہ است
گفت اثر از روئے ایمان کمال   ہادی ایمان ز دنیا رفتہ است
۱۳۴۰+۲۱ = ۱۳۶۱ھ ہجری نبوی

ایضاً

از جناب سید اصطفیٰ حسن صاحب حبیب [illegible]

گلشن حیف رخصت باغباں شد   بہار باغ دیں صرف خزاں شد
شدہ تاریک دنیائے شریعت   مہ کامل نہ مدفون نہاں شد
ز قید عنصری آزاد گشتہ   ہمائے شرع جنت آشیاں شد
چو جستم اصطفیٰ تاریخ رحلت   معاً تائید خلاق جہاں شد
بگوشم آمد ندائے ہاتف غیب   مکان ناصر الملت جناں شد
۱۳۶۱ھ

ایضاً

(از جناب مرزا حیدر حسین صاحب قزلباش ساکن قصبہ شمس آباد ضلع فرخ آباد)

آں فقیہ و متقی ہادی دیں   مفتی احکام رب مشرقین

عالم جید خطیب و ذکی   مستند و الانسب و جانشین
ناصر الملت فخر قوم   کز غمش کل لکھنؤ در شور و شین
عاشق آل محمد مصطفیٰ   در مودت فرد مثل ابن قین
پنجشنبہ قبل عصر اول رجب   کردہ رحلت پاک از ہر عیب و شین
حق تعالیٰ داد او را قصر خلد   شد بہشتی مجتہد ناصر حسین
۱۹۴۲ء

ایضاً

(از جناب سید افضال احمد صاحب رضوی ابن فخر الحکماء حکیم اقبال رضا صاحب رضوی لکھنوی)

ناصر الملت کہ جانش مالک جاں را سپرد
مالک علم دین و دنیائے عمل را شاہ بود
چشم حق بین و زبان حق گو و گوشش حق نیوش
دل حقیقت آشنا و ز دہر بے پرواہ بود
موئے سیمیں خندہ زد بر غفلت اہل جہاں
روئے نیکو مظہر اقبال و عز و جاہ بود
بد عیاں آثار جوشش معرفت چوں آفتاب
نور پیشانی درخشندہ بسان ماہ بود
ناخنش عقدہ کشا انگشتہا معجزہ نم
پا ز ناہمواری فرش جہاں آگاہ بود
ہر کہ پیش علم او فرق عقیدت خم نہ کرد
لاجرم نا آشنائے منزل و گمراہ بود
گفتم ایں اشعار از بہر سکون درد دل
کایں شجے بر جان ستاں و ہمدمے جانکاہ بود
[illegible] تاریخ رحلت [illegible] مقطع در نوشتم
کاں بہر صورت مقامش بود و خاطر خواہ بود

ذات تیری مرجع ہر خاص و عام
تیری ہستی مرکزِ ہر شیخ و شاب

قوتِ برنا سے بہتر تیرا ضعف
تیری پیری رو کشِ عہدِ شباب

آسمانِ علم و حکمت تیری ذات
تیرے فرزند آفتاب و ماہتاب

قابلِ تقلید تیرا ہر عمل
تیرا ہر فعل آئینہ دارِ ثواب

تیرے اوصافِ حمیدہ گر کوئی
مختصر لکھے تو ہو جائے کتاب

راہیِ ملکِ بقا تو ہو گیا
کیا دنیا میں یہ آیا انقلاب

تیری ہستی تھی وہ بحرِ بیکراں
جس سے ہوتا تھا زمانہ فیضیاب

تیری فرقت باعثِ سوہانِ روح
تیرا غم ہے باعثِ صد اضطراب

مصرعِ رحلت لکھا اکمالؔ نے
تیرا عالم میں نہ تھا کوئی جواب
سنہ ۱۳۶۱ھ

ایضاً

(از شاعرِ ملت جناب سید محمد ضامن صاحب اکبرؔ جائسی (ضلع رائے بریلی))

ہیں وہی ارض و سما صبح و مسا لیل و نہار
ہے نئی ہر روز لیکن قدرتِ پروردگار

ان نگاہوں میں سمائی ہیں عجب نیرنگیاں
ایک دن نذرِ خزاں ہوتی رہی ہے ہر بہار

ہو گیا تاریک عالم نجمِ ملت کے بغیر
حائرِ ملت ہوا ہے حائری سینہ فگار

مفتیِ مرحوم کی رحلت تھی سوہانِ روح
ایک مدت تک رہے اس غم میں شیعہ سوگوار

ناصرِ ملت کی نصرت کا سہارا تھا بڑا
حیف اس غم سے بھی آنکھیں ہو رہی ہیں اشکبار

چند کے شیعوں کی قسمت یا الٰہی سو گئی
نسل ان کے رہ گیا باقی نہ کوئی غمگسار

زندگی جس کی رہی ہو قوم کی روحِ رواں
کس طرح ہو موت سے اسکی کسی دل کو قرار

اے وطن لکھنؤ تیری شمعِ روشن بجھ گئی
تیری حسرت بن گئی مرحوم کی شمعِ مزار

قوم کی ہر فرد ہے جس سانحے سے مضطرب
کم ہے جتنا بھی منائیں سوگ اس کے رشتہ دار

مجتہدِ اعلم۔ وحیدِ عصر۔ لاثانی ادیب
ناشرِ حق۔ ناصرِ ملت جنہیں شعار

مقتدر خود دار مستغنی عزائم میں قوی
عمر بھر چھوڑی نہ پا مردی سے حق کی رہگذار

وقت جب پوری ہوئی مہلت (...)
تاجِ فیروزی نیا بڑھ کر ہوا زیبِ مزار

بخشش مولا ہوئی نام آوری سے سرفراز
آج بھی ہیں اسکی اصل و فرع فخرِ روزگار

جن کتابوں پر حواشی لکھ گیا اس کا قلم
ان کی ہے تعداد جیسے قول ہے (...)

خود کتب خانہ ہے شاہد اس کے ذوقِ علم کا
زندگانی کا رہا سیرِ کتب پر انحصار

باپ کے پرسے میں نظم تعزیت کہنے لگا
سید سجاد کی غربت پہ ہے (...)

صبر دے اولاد کو اس باپ کے غم میں خدا
موت نے جس کی رلایا غیر کو بے اختیار

صدائے قوم

از جناب سید محمد حبیب صاحب حبیبؔ لکھنوی شاگرد جناب مہذبؔ لکھنوی

ہو گیا اندھیر وہ شمعِ ہدایت بجھ گئی!
آفتابِ علم و حکمت کی شعاعیں اب کہاں
آتشِ فرقت جلائے دیتی ہے ہر ملک تن
چین مومن کو کسی پہلو کسی کروٹ نہیں
کس سے پوچھیں آہ اب ہم اپنی منزل کا پتہ
پنجتن کے خاص نائب لکھنؤ میں چار تھے
سب سے پہلے اٹھ گیا آقا حسن سا مجتہد
نجمِ ملت بھی سحابِ رحمتِ حق میں چھپا
کھول کر آنکھیں اگر دیکھو تو اب کوئی نہیں
اب پھریں گے در بدر ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے
گر جئے تو کیا جئے ہم رہبرِ کامل نہیں
ناصرِ ملت کو ہم سے چھین کر او آسمان
یا امامِ عصر اب تشریف جلدی لائیے
اے زمیں آگرہ اسکا ذرا رکھنا خیال

کچھ نظر آتا نہیں پھیلی ہے ہر سو تیرگی
اب کہاں وہ ماہِ افلاک اب وہ کی چاندنی
آج دنیائے محبت میں ہے آفت کی گھڑی
دل جگر زخمی ہیں آنکھوں میں ہے اشکوں کی نمی
کون بتلائے ہمیں راہِ شریعت کی گلی!
ہو گیا ہے بے ستون اب آسمانِ رہبری
حضرتِ باقر کی پھر دنیا سے رحلت ہو گئی
چھپ گیا نظروں سے پھر مہرِ جمالِ ناصری
چل رہی ہے چار سو آندھی غضبناک موت کی
پر نہیں ہاتھ آتی کیسے ہیں جس کو زندگی
موت ہے ہاں موت بیشک علم و حکمت کی کمی
کیا ترے جلتے ہوئے سینے میں ٹھنڈک پڑ گئی
اس سے بڑھکر اور کیا ہو گی قیامت کی گھڑی
آ رہی ہے یہ امانت ایک بیکس قوم کی

ناصرِ ملت ہوا عالم اٹھا دنیا سے حبیبؔ
موت اسکی کم سے کم ہے موت ساری قوم کی

ذات تیری مرجعِ ہر خاص و عام
تیری ہستی مرکزِ ہر شیخ و شاب

قوتِ برنا سے بہتر تیرا ضعف
تیری پیری رشکِ عہدِ شباب

آسمانِ علم و حکمت تیری ذات
تیرے فرزند آفتاب و ماہتاب

قابلِ تقلید تیرا ہر عمل
تیرا ہر فعل آئینہ دارِ ثواب

تیرے اوصافِ حمیدہ گر کوئی
مختصر لکھے تو ہو جائے کتاب

راہیِ ملکِ بقا تو ہو گیا
کیا دنیا میں یہ آیا انقلاب

تیری ہستی تھی وہ بحرِ بیکراں
جس سے ہوتا تھا زمانہ فیضیاب

تیری فرقت باعثِ سوہانِ روح
تیرا غم ہے باعثِ صد اضطراب

مصرعِ رحلت لکھا اکمال نے
تیرا عالم میں نہ تھا کوئی جواب
۱۳۶۱ھ

ایضاً

(از شاعرِ ملت جناب سید محمد رضا صاحب اخگر جائسی (ضلع رائے بریلی))

ہیں وہی ارض و سما صبح و مسا لیل و نہار
ہے نئی ہر روز لیکن قدرتِ پروردگار

ان نگاہوں سے سمائی ہیں عجب نیرنگیاں
ایک دن نذرِ خزاں ہوتی رہی ہے ہر بہار

ہو گیا تاریک عالم نجمِ ملت کے بغیر
حافظِ ملت ہوا ہے حافظِ سینہ فگار

مفتیِ مرحوم کی رحلت بنی سوہانِ روح
ایک مدت تک رہے اس غم میں شیعہ سوگوار

ناصرِ ملت کی نصرت کا سہارا تھا بڑا
حیف اس غم سے بھی آنکھیں ہو رہی ہیں اشکبار

ہند کے شیعوں کی قسمت ہائے کیا برباد ہو گئی
نسل ان کے رہ گیا باقی نہ کوئی غمگسار

زندگی جس کی رہی ہو قوم کی روحِ رواں
کس طرح ہو موت سے اسکی کسی دل کو قرار

اے وطن کنتور تیری شمعِ روشن بجھ گئی
تیری حسرت بن گئی مرحوم کی شمعِ مزار

قوم کی ہر فرد ہے جس سانحے سے مضطرب
کم ہے جتنا بھی منائیں سوگ اس کے رشتہ دار

مجتہدِ اعظم - وحیدِ عصر - اکمل ادب
ناشرِ حق - ناصرِ ملت - حسینی شعار

مقتدر، خوددار، مستغنی، عزائم میں قوی
عمر بھر چھوڑی نہ پامردی سے حق کی رہگذار

وقت [illegible]
تاج [illegible]

بخشش مولا ہوئی نام آوری سے سرفراز
آج بھی ہے اسکی اصل و فرع فخرِ روزگار

جن کتابوں پر حواشی لکھ لیا اس نے [illegible]
ان کی ہے تعداد بعضے قول [illegible]

خود کتب خانہ ہے شاہد اس کے ذوقِ علم کا
زندگانی کا رہا سیرِ کتب پر انحصار

باپ کے پردے میں [illegible]
سید سجاد کی غربت [illegible]

صبر دے اولاد کو اس باپ کے غم میں خدا
موت سے جن کی رہا ہے غیر کو بے اختیار

صدائے قوم

از جناب سید محمد حبیب صاحب حبیب لکھنوی شاگرد جناب [illegible] لکھنوی

ہو گیا اندھیرا وہ شمعِ ہدایت بجھ گئی!
آفتابِ علم و حکمت کی شعاعیں اب کہاں
آتشِ فرقت جلائے دیتی ہے ہر ملکِ تن
چین مومن کو کسی پہلو کسی کروٹ نہیں
کس سے پوچھیں آہ اب ہم اپنی منزل کا پتہ
پنجتن کے خاص نائب لکھنؤ میں چار تھے
سب سے پہلے اٹھ گیا آقا حسن سا مجتہد
نجمِ ملت بھی سحابِ رحمتِ حق میں چھپا
کھول کر آنکھیں اگر دیکھو تو اب کوئی نہیں
اب پھریں گے در بدر ہم ٹھوکریں کھاتے ہوئے
گر جیئے تو کیا جیئے ہم رہبرِ کامل نہیں
ناصرِ ملت کو ہم سے چھین کر اے آسماں
یا امامِ عصر اب تشریف جلدی لائیے
اے زمینِ آگرہ اسکا ذرا رکھنا خیال

کچھ نظر آتا نہیں پھیلی ہے ہر سو تیرگی
اب کہاں وہ ماہِ افلاک اور انکی چاندنی
آج دنیائے محبت میں ہے آفت کی گھڑی
دل جگر زخمی ہیں آنکھوں میں ہے اشکوں کی نمی
کون بتلائے ہمیں مالک شریعت کی گئی!
ہو گیا ہے بے ستون اب آسمانِ رہبری
حضرتِ باقر کی پھر دنیا سے رحلت ہو گئی
چھپ گیا نظروں سے پھر مہرِ جمالِ ناصری
چل رہی ہے چار سو آندھی بلائے موت کی
پر نہیں ہاتھ آتی کہتے ہیں جس کو زندگی
موت ہے ہاں موت بیشک علم و حکمت کی یہی
کیا ترے جلتے ہوئے سینے میں ٹھنڈک پڑ گئی
اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی قیامت کی گھڑی
آرہی ہے یہ امانت ایک بیکس قوم کی

ناصرِ ملت تھا عالم اٹھا دنیا سے حبیب
موت اسکی کم سے کم ہے موت ساری قوم کی

(از جناب سید سردار احمد صاحب خاموشؔ لکھنوی)

اُٹھ گئے آہ ناصر الملت! — کیا کہیں کیا دل تڑپتا ہے
ہے عجیب طرح کی پریشانی! — جیسے آنکھوں نے خواب دیکھا ہے
جو صدا منہ سے اب نکلتی ہے! — وہ ہیں اک شان سے وہ پیدا
مرکز چشم و دل جو تھا افسوس! — اوسکو ہم سے اجل نے چھیپا
یہ نزول حوادث جان کاہ! — نام مٹتا یاد اسی کا دیتا
سر کو ٹکرا رہے ہیں پروانے — شمع گل ہوگئی اندھیرا
ایسی ہستی کو کھو کے دنیا نے — داغ اک یادگار!!
تھی یہ گردش ہماری قسمت کی! — اسکو جو نمک کا حجاب

لکھدو خاموشؔ عیسوی تاریخ
اوس کی مرضی مین دخل ہی کیا ہے

سنہ ۱۹۴۲ع

(جذبات غم)

ناصر حسین مذہب ملت کا آفتاب — روشن تھا جسکے دم سے ہدایت کا آ...
ششدر رویا علم مین اندھیر ہوگیا — اُٹھ گیا غروب شریعت کا ...

ششدرؔ لکھنوی

آج وہ ناصر حسین دار فنا سے اُٹھ گیا — کشتئ قوم کا جو تھا تجربہ کار ناخدا
جگہ جو ناصر خدا جو کہ ہو ناصر نہی — اوسکی ثنا بجز امام کوئی بیاں کرے
سال وفات کے لئے سید دل شکستہ سے — ہاتف غیب نے کہا ...

۱۳۶۱ھ

(از جناب سید آل رضا صاحب ایڈوکیٹ لکھنوی)

ترے تو ڈھنگ یہی ہین مگر بتائے موت — ہم اپنے ناصر ملت کو اب کہاں پائین
وہ علم وفضل وہ خودداری وخدا ترسی — وہ اجتہاد یہ قدرت جنچی تلی رائین
مطالعہ کی وہ دھن، حافظہ کی وہ قوت — کہ ایک نقطہ پہ سب حلقتین سمٹ آئین
عمل وہ جسکی ناسی نجات کی ضامن — قدم وہ اُٹھگے جو جنت کی راہ دکھلائین
وہ دل کہ جسکی صفائی مین بے پناہ کشش — وہ نطق جس سے کہ الفاظ سحر بن جائین
ادب نواز ادیب و سخن نواز خطیب — وہ جسکے خطبہ سخنور کو وجد مین لائین
وہ جسکی بزم مین مداح اہلبیت کی قدر — یہ جسکا فیض کہ ممدوح تک پہنچ جائین
وہ آن بان کہ ہین ناصر حسین یہی — وہ انکسار کہ ذرے بھی جس سے شرمائین
اب اس وقار کا مجموعۂ صفات کہاں — جو اک کمی ہو تو صبر آئے دل کو سمجھائین
کچھ ایسی ہوتی تھین اکثر نوازشین بے لوث — ہزار بار یہ چاہا نثار ہو جائین
مگر کبھی تو مقدر رہین سوگواری تھی — رضاؔ جو دل پہ گذرتی ہے کسکو دکھلائین

تباہ حال ہے جینے کا ولولا نہ رہا
جہاز ڈوب رہا ہے کہ ناخدا نہ رہا

قطعہ تاریخ

(از جناب سید سجاد حسین صاحب شدید نبیرہ حضرت رشید مرحوم)

کیا کہوں کیونکر کہوں کس سے کہوں کیا حال ہے ۔۔۔ آپ کی رحلت سے آقا مولوی ناصر حسین

مستقلاً ملک ایماں میں وہی منظر ہے اب ۔۔۔ جو ہوا کرتا ہے دنیا میں قریب محشر ہیں

دل شکستہ عالم اسلام ہے ایمان ملول ۔۔۔ محفل ارباب عرفاں میں بپا ہے شور و شین

بے مددگار ملک دیں بزم ہدایت بے چراغ ۔۔۔ طالبان حق کو اس اندھیر میں کیونکر ہو چین

منقلب ملک قضا ہے برہم سر اجتہاد ۔۔۔ اب کہاں بزم ادب میں پیشتر سی زیب و زین

نوحہ خواں ہے علم اور اخلاق ہیں ماتم کناں ۔۔۔ دل شکستہ جود ہے ایثار سے رخصت ہے چین

وضع داری ہے گریباں چاک اشک افشاں ہے حلم ۔۔۔ ہاتھ ملتی ہے سخاوت مستحق کرتے ہیں بین

آپ کی مدح و ثنا اور مجھ سا جاہل بے سواد ۔۔۔ مختصر کافی ہے اتنا آپ تھے ناصر حسین

آپ کو یوں قرب روحانی تھا اہل بیت سے ۔۔۔ جیسے پڑھتے ہیں نمازیں رکعتیں و سجدتین

نصرت حق و صداقت میں رضا میں صبر میں ۔۔۔ ناصر دیں آپ تھے اپنے زمانے کے حسین

بس شدید اب نوحہ خوانی تو رہے گی عمر بھر ۔۔۔ ہے یہی تاریخ رحلت کہہ کر فرض عین

پڑھ دے مصرع یا دل چاک اب نہیں لازم ہے طول

عرض دنیا بے حبیب منبر بے ناصر حسین

سنہ ۱۹۴۲ء

مرثیہ

از جناب مولوی سید محمد عادل صاحب مدرس سلطان المدارس

شب ہجراں و حسرت و فور کاہش غم ہے ○ ہجوم یاس ہے اشکوں کی بارش مثل شبنم ہے

شکستہ رشتہ تسبیح و نظم شرع برہم ہے ○ اساس حصن دین مصطفٰے کا آج ماتم ہے

ہم آج اک چارہ ساز ملت حقہ کو روتے ہیں

مفید عصر کو روتے ہیں علامہ کو روتے ہیں

یہ حسرت نصیب اسباب غم ہر سو مہیا ہیں ○ تقدس پیکر جس بے علم و حلم مردہ ہیں!

عبادت منتظر الوزہد و تقوی دل شکستہ ہیں ○ دلوں میں داغہائے فرقت اسلاف تازہ ہیں

تری رحلت نے ڈالا رخنہ نو دین محکم میں

گریباں چاک ہے روح صدوقین آج ماتم میں

کمال معرفت پر دیدۂ عرفاں روتا ہے ○ تری تصدیق حق ایسی ہے جسے اذعاں روتا ہے

تجھے اسلام روتا ہے تجھے ایمان روتا ہے ○ ترے ماتم میں آیت ہے تجھے قرآن روتا ہے

تری میت پہ لا ینحل مسائل اشک افشاں ہیں

اصول و فقہ و اخبار و احادیث آج گریاں ہیں

ریاضت سر بزانو ہے عبادت تجھکو روتی ہے ○ ہدایت پر تری درماندہ ملت تجھکو روتی ہے

ہر اک مذہب سے وابستہ سیاست تجھکو روتی ہے ○ ترے ماتم میں دین حق شریعت تجھکو روتی ہے

زمین و آسماں جنبش میں ہے آفاق روتے ہیں

تجھے تہذیب روتی ہے تجھے اخلاق روتے ہیں

تجھے ہر کاتب فعل حسن رویا البشر آسا ○ ترے غم میں ہوا خود قابض ارواح کو سکتہ

رہ ابواب فلک روتے ہیں جنسے ہر عمل تیرا ○ حضور بارگاہ حضرت رب العلا آیا

تری رحلت نے ڈالا رخنہ نو دین محکم مین
یہ پوشاک ہے پیغمبر اسلام ماتم مین

صریر کلک سے شان کتابت جسکو روتی ہو ○ معانی دم بخود ہین اور عبادت جسکو روتی ہو
تکلم گنگ ہے روح سماعت جنکو روتی ہو ○ وہ ناصر مذہب حق کی حمایت جسکو روتی ہے

وہ اس دنیا سے جاکر صحبت ہمجنس مین پہنچا
وہ ناصر خادمت مخدوم جن و انس مین پہنچا

جہان سلمان و عمار و ابوذر او سکے ہمدم ہین ○ جہانپر نوح و ابراہیم و اسمٰعیل و آدم ہین
جہانتک جانیوالے خوش نصیب ایسے بہت کم ہین ○ وہانپر خود رسول اللہ سردار دو عالم ہین

برستی ہے وہان لحظہ بہ لحظہ رحمت باری
محمدؐ کے نواسون کی وہانپر ہے عملداری

وہ معصوم ہے جسے قدرت نے خود معصوم کہا تھا ○ وہ مخدوم ہے پیمبر نے جسے مخدوم رکھا تھا
وہ محروم ہے جسکو ارث سے محروم رکھا تھا ○ وہ مظلوم ہے دنیا نے جسے مظلوم رکھا تھا

گیا باغ فدک پر مل گئے اشجار جنت کے
محمدؐ کے نواسے ہو گئے سردار جنت کے

ولیعہد محمدؐ خلد مین ہے ساقی کوثر ○ ہے اک جانب ہجوم تشنگان عرصہ محشر
اور اک جانب شہید کربلا کا تشنہ لب لشکر ○ کہین زینب کے پیارے ہین کہین ساغر بکف اکبر

علی کے اشک گرتے ہین جہان کوثر کے پانی مین
تڑپ جاتی ہین موجین فرق آتا ہو روانی مین

ہو گیا ہے آفتاب آج آسمان علم دین ○ ڈوبگیا داغ جدائی ہادی شرع مبین
عیسوی تاریخ لکھی قیس نے با صد ملال ○ ناصر الملت ہوئے ہین عازم خلد برین
سنہ ۱۹۴۲ء (جناب مولانا قیس لکھنوی)

از جناب سید عالم حسین صاحب عالم نبیرۂ حضرت محقق ہندی طاب ثراہٗ

قطعہ

الم سے چاہنے والونکا غیر حال ہوا
سنا جو ناصر ملت کا انتقال ہوا!
تھا یادگار حسینی جو تیرہ سو اکسٹھ
یہ سال ناصر ملت کے غم کا سال ہوا!

دیگر

رئیس قوم ہون سبکے امیر بن جائین
جناب ناصر دین کی نظیر بنجائین
کرین مثال اب وجد حمایت ملت
سعید دونون ہین دونون نصیر بنجائین

دیگر

یکم ماہ رجب کی تھی کہ عالم اک قیامت تھی
تزلزل شور گریہ سے پڑا تھا ملک عرفان مین
خبر تھی ناصر ملت کی رحلت کی کہ نشتر تھا
جو در آیا قلوب نازک ارباب ایمان مین
بہاتے اشک خون سر برہنہ ماتم کنان شیعہ
چلے جسطرح سے ہون کشتیان امواج طوفان مین
عجیب عالم تھا ہر اک کہہ رہا تھا پیٹکے سر کو
اندھیرا ہوگیا اب محفل ارباب عرفان مین
جناب ناصر ملت سی ہستی اب کہان ممکن
چراغ مہر و مہ لیکر جو ڈھونڈ ملک ایمان مین
ادیب ایسا خطیب ایسا فقیہ ایسا علیم ایسا
سخی ایسا جواد ایسا نہین ہے بزم امکان مین
کوئی کہتا تھا ہوگا منتشر شیرازۂ قومی
بکھر جائینگے وہ گل جمع جو تھے انکے دامان مین
تھا عالم بھی جو دستے عیسوی تاریخ کا جویا
کہا با حسرت و آہ اسنے یہ رو کر بجوش ایمان مین
بجز خالق کوئی جسکو برابر کر نہین سکتا
وہ رخنہ اب پڑا شیعون جدار پاک ایمان مین

خون جگر

(کمال عظیم آبادی)

رکن رکین مذہب و ملت نہین رہا
روح روان بزم ہدایت نہین رہا
دنیا مین آج شور یہ ہر سمت ہے کمال
ناصر حسین جان شریعت نہین رہا

قطعۂ تاریخ

از جناب مرزا علی احمد صاحب اشتر پروفیسر عربی و فارسی گورنمنٹ جوبلی انٹرمیڈیٹ کالج لکھنؤ

رجب کا غرہ تھا سال کیا شر انگیز
جو مومنوں کو ہوا وجہ کلفت و آلام

اٹھی زمانہ سے وہ ذات مرجع آفاق
جہاں میں مشرق ہو یا غرب جس کا تھا شہرۂ عام

معین ناصر دین اور ناصر ملت
جناب سید ناصر حسین خلد مقام

مطابق اسم کے کی نصرت حسینی سدا
دیار سوم عزاداری کو عروج تمام

لو آج کو ہوا قلم سے رفت نہی
مخالفین بھی ہیں جس سے سرنگوں علام

ہوئی جو مصرعہ سال وفات کی مجھ کو فکر
سروش غیب نے آ کہہ دیا یہ میں کلام

لکھو یہ سال مسیحی میں از سر اندوہ
غروب آہ ہوا آفتاب علم کلام

مرثیہ

از جناب سید محمد ولایت حسین صاحب گہر

مرنے والے ترے ماتم میں گیا عالم کا بالا
آگیا اک تیرے مرنے سے شریعت پہ زوال

تیرے ماتم میں ہے گریاں سحر بھی حد حال
چاند نکلا ہے کہ نکلا کوئی گردوں پہ ہلال

رکن دین عالم دین حامی دین رہے علوم
خضر ملت بنا اگر آپ اپنی مثال

کشتی نوح کو یہ تیرے بسر کی ثبات
موسوی ید بیضا ہو عیسی موسیٰ کا جمال

زندگی تیری نہ تھی درس کی تھی سیکھ
بندگی پہ تیری نازاں تھا اہر ذوالجلال

سامنے تیرے زمانے کے سلاطین جھکے
تو نے دنیا کو پہلا اپنا تیرا دست سوال

تو نے دنیا طلبی کی نہیں خواہش ہی کی
شہرہ نیکی کا ترے ہے پرہ اسپ الٰہی

رہ تو ہی فکر گیا بخشش کی کرنے بات
وہ میری جو سیادت تری استقبال

ہزار اقبال تھا اک تشنہ متکلم تھا
آئی نہ سو رہی ہو گیا اسپ کئے اقبال

مسئلہ پوچھنے والا کوئی تشنہ نہ رہا
مطمئن ہو کے اٹھا جس نے کیا تجھ سے سوال

صاحب سیف و قلم فرماتے والے شبہات
تھی یہی فکر شب و روز کہاں کے دو سال

تو نے پہنچا دیا شمس العلما کا القاب
تو نے مٹنے نہ دیا قوم کو اپنی پامال

ہائے وہ زور تری قوت روحانی کا
ہم تو ہم دوسری اقوام بھی کرتی تھیں بحال

محفل شعر و سخن گرم رہا کرتی تھی
صاحب فن بھی کرتے نہ تھے دعویٰ کمال

سوگوار آج زمانہ ہے ترے ماتم میں
عالم تھا ملک شریعت میں ترا جاہ و جلال

ذوق علم و عمل صاحب مرض کرتی رہی
عمر کے ساتھ مگر بڑھتا رہا اضمحلال

یاد کرتا ہے زمانہ ترے اخلاق حسن
رو رہے آتے ہیں سر خاک کبھی [illegible]

خیر تنہا ہی کبھی قوم کی ڈھارس کیلئے
تو نے چھوڑی ہے [illegible]

خیر گلزار ترے بعد بھی سرسبز رہے
باد آئندہ رہے اس باغ کا ایک ایک نہال

آگئے اب ناصر دین درج ہو تاریخ وفات
عیسوی سن بھی ہے اور [illegible]

پیشانی کو پیٹتے ہوئے تو چلے اہل عزا
دین عالم کا ملک کیونکر کریں استقبال

جلوہ ناصر ملت سے سر بزم وفا
شمع خاموش ہے باقی ہے مگر حسن کمال

تمام شد

قطعہ

قوم کو چھوڑ کے آرام سے سونیوالے
بستر خواب سے بیدار نہ ہونے والے

مرنے والے ترے مرقد پہ صدا رحمت حق
تو جہاں ہوگا وہیں آئیگی سدا نیو آئے

قطعہ

(از جناب محمد مظفر حسین خان صاحب ثمر آف لکھنؤ)

آج دنیائے تشیع میں بپا ہے شور و شین
الوداع اے نائب شبیر شاہ مشرقین

قلب میں تربت بنا لکھنؤ کے سوگوار
آگرہ دیکھ چلے ہیں بپا ہے ناصر حسین

قطعۂ تاریخ

(از جناب الطاف حسین صاحب عالم لکھنوی)

ناصر الملت جناب مولوی ناصر حسین
رفت چون از دار دنیا سوئے فردوس برین

گفت عالم مصرع تاریخ و سال ارتحال
بزم افروز ارم شد ناصر ایوان دین ۱۳۶۱

قبلہ و کعبہ جناب مولوی ناصر حسین!
خوبیوں سے جن کی واقف ہیں زمین و آسمان

کون تھے کیا تھے وہ اس کا تو خدا کو علم ہے
جانتا ہوں میں تو اون کو ناصر دین بے گمان

ناصر الملت پکارا کس خوشی سے قوم نے
ایسی قسمت حق تعالیٰ نے کسی کو دی کہاں

دی ایجی ٹیشن میں جب آواز ہل من ناصر
کتنے جلدی لکھنؤ پہونچا ہے کل ہندوستان

نام نامی آپ کا لینا ہے جائز پھر اوسے
آب کوثر سے اگر دھو لے کوئی اپنی زبان

تھی شجاعت آپ کی میراث میں آئی ہوئی
سخت وقتوں میں نظر آئی ہیں وہ پامردیاں

دشمنان دین کے حق میں آپ تیغ بے قراب
دوستوں کے واسطے آرام قلب ناتوان

بات کے ایسے دھنی جو کہہ دیا وہ کہہ دیا
قول کے وہ مستقل جس کا مقر سارا جہان

آپ کے اوصاف کا احصا ہے اک امر محال
آپ ہیں تھیں سر سے پا تک خوبیاں ہی خوبیاں

فخر ہے مجھ کو بھی میں بھی اون کا اک شاگرد ہوں
میرے بھی اوستاد تھے مجھ پر بھی تھے وہ مہربان

اب مخاطب ہوں ذرا میری طرف سب مومنین
واقعہ اپنا بھری مجلس میں کرتا ہوں بیان

واقعہ کا ہر ہے شاہد ہے مرا پیارا خدا
جس کا جی چاہے کرے اب بھی تو زندہ ہیں یہ آن

مبتلا تھا درد میں گر وہ کے اک مدت سے میں
درد بھی وہ درد کرتا تھا جو دم میں نیم جان

موت بالین پر یقین مرنے کا ہر شام و سحر
مضمحل اعضا تھے زائل قلب کی تاب و توان

[illegible] مجھ کو فاقہ ہو ہی جاتا تھا سدا
لیکن ایکی درد کی کچھ بڑھ گئی تھیں شوخیاں

گاؤ تکیہ سے لگا کر بیٹھتا تھا رات دن!
جھیلتا تھا روز و شب میں سختیوں پر سختیاں

ایک شب کیا دیکھتا ہوں دو بجے کے بعد میں
ناصر الملت چلے آتے ہیں با صد عز و شان

اک قیامت خیز برپا ہو گیا یہ انقلاب — مٹ رہا ہے ہائے ناصر کی حدائق ہی رہ رہ کر دشا
ناصرِ دین خدا ہو زیرِ تربت محوِ خواب — کون دے اب اہلِ ایماں کے مسائل کا جواب

کون سمجھائے بھلا اب مقصدِ علم و عمل
ہائے بدبختی ہوئی خالی مسندِ علم و عمل

آج ہر اہلِ بصیرت کو ہے انکی جستجو — رہ گئی اہلِ وفا کے دل میں دل کی آرزو
یاد آجاتی ہے جب وہ عالمانہ گفتگو — نکلے آنسو آہ آنکھوں سے بہا کیا ہے لہو

ہر غمِ ماقبل ان کے غم میں فانی ہو گیا
یہ وہ صدمہ ہے کہ جس سے خون پانی ہو گیا

عالمِ دیں مر گیا اب علم و حکمت ہے یتیم — اُٹھ گیا ہادی مذہب اب ہدایت ہے یتیم
اب نہیں یا حال شریعت کا شریعت ہے یتیم — ناصرِ ملت نہیں موجود ملت ہے یتیم

ناصرِ ملت کے غم میں اپنی جاں کھو دینگے ہم
اب یتیموں کی طرح آٹھوں پہر رو دینگے ہم

مرنے والا لے گیا آخر قرارِ لکھنؤ — رنج و غم سے چاک دامان ہے دیارِ لکھنؤ
اب کہاں باقی رہا عز و وقارِ لکھنؤ — لکھنؤ سے ہو گئی رخصت بہارِ لکھنؤ

جب اُٹھا ہو لکھنؤ سے یہ نگینِ لکھنؤ
کیا عجب جو کانپ اٹھی ہو زمینِ لکھنؤ

بس فغاں خاموش جو ہونا تھا اب تک ہو چکا — اب کرو یہ بارگاہِ کبریا میں التجا
اب جو باقی رہ گئے ہیں دین حق کے ناخدا — رہتی دنیا تک انھیں رکھے بجا میں کبریا

دین بھی باقی رہے اور کاملانِ دین بھی
علم بھی باقی رہے اور عالمانِ دین بھی

تمام شد

(قطعۂ تاریخ)

(از جناب حکیم محمد معصوم علی خان صاحب ہجر)

اے درِ علم نبی خیبر شکن شاہِ نجف — اے مرے مشکل کشا اے دو جہاں کے محترم
کون ہے کونین میں ثانی تمہارا یا علیؑ — تم کو خالق نے بنایا مالکِ نار و ارم
واقفِ اسرار و عدت ماہرِ علمِ نبیؐ — ہو عنایت کی نظر مجھ پر بھی آے اکرم
حجۃ الاسلام کی تاریخ لکھنے کے لیے — ہاں مرے مولا مدد کرنا اٹھاتا ہوں قلم
جاں نثارِ قوم و ملت اُٹھ گیا دنیا سے آہ — بزمِ اربابِ ادب ہو گیا اک اندر کم
جو بہر فن اپنی میں آپنے وہ دُر نایاب تھے — ایسے موتی مل نہیں سکتے زمانے میں بہم
پاک باطن پاک طینت صاحبِ جود و سخا — گو ہر بحرِ عطا و معدنِ لطف و کرم
رونقِ بزمِ سخن اور ماہرِ علم و ادب — تھا بلاغت اور فصاحت میں یہی بس ایک دم
اپنا شیدا خلق سے سارے زمانے کو کیا — ہر کس و ناکس کو دیکھا سامنے ان کے ہی خم
اے سرورِ قلبِ مومن مالکِ فن کے ناخدا — حاکمِ دین شریعت صاحبِ جود و کرم
ایک خاموشی نے حضرت کی اندھیرا کر دیا — آپ کو بھی کچھ خبر ہے ناصرِ ملت امام
اب تو آنسو کے عوض کرتے ہیں نذرِ خوں کے — لا کی آتی ہے نظر آنکھوں کی پتلی اور نم
ناصر الملت کا ماتم ہو رہا ہے ہر طرف — ہر دلِ مومن بنا ہے مخزنِ درد و الم
علیؑ ہیں یا ہجر لکھو یوں سنِ تاریخ کو — آفتابِ ہند فخرِ قوم آقائے کرم

۱۳۴۲ھ

(نظمِ عبرت)

(اشتہار بہ تقریب انعقادِ مجلسِ چہلم بتاریخ ۲۳ رجب ۱۳۴۲ھ منجانب مومنین لکھنؤ)

نہیں ہے کون تہِ چرخِ موردِ آفات — ہر ایک کو ہے حوادث سے فکرِ خانگی اوقات
شگفتہ دل جو چمن میں کوئی گیا ہو — لیا گلوں نے لیے وفا سے رنگِ ثبات
غفلتیں ہیں کہ آنکھیں نہیں کھلتیں — اگرچہ سامنے ہے منظرِ حیات و ممات

خوشی کا گھر نہیں دارِ محن ہے یہ دنیا — محال ہے کہ بشر کو ملے غموں سے نجات
قلق ہے ناصرِ ملت کے آہ چھوٹنے کا — معینِ ملت و مذہب تھا جن کی ذات
قریب شام کے خورشیدِ دین غروب ہوا — نہ کر سکے کوئی تدبیر چارہ گر ہیہات
رجب کی پہلی تھی وقت عصر پنجشنبہ وصل — ہوئے امرِ مرگ سے جب گل ہوئی تھی شمعِ حیات
ہزار و سہ صد و چہل و دو سنہ ہجری — ہے سال سال غم و رنج مومن و سادات
ہزار حیف کہ اس سال میں چھٹے ہم سے — جہانِ علم میں جن سے تھی روشنی دن رات
خدا ہی انکے محبوں کے دل کا حافظ ہے — عجب کرب سے کٹتے ہیں ہجر کے اوقات
الٰہی جتنے بھی مرحوم سے ہیں وابستہ — عطا ہو صبر ملے دل کو رنج وفات
جنابِ ناصرِ ملت معینِ دینِ متین — رہے جہاں میں ستتر برس بقیدِ حیات
خوشا نصیب کہ مر کر بھی زندہ رہتے ہیں — مگر نصیب کہاں ہے ہر ایک کو یہ بات
الٰہی ان کا وہ نعم البدل عطا فرما — کہ اس گھرانے سے ملتی رہیں ہمیں نعمات
حیا جو کہ ہیں دنیا میں عالمِ دینی — سلامتی سے سدا ہو یہ باعثِ برکات

ہوں اپنے پاک برائے یہ کہتے ہیں یوسف
جنابِ ناصرِ ملت بڑے تھے نیک صفات

(قطعۂ تاریخ)

(از جناب سید یونس حسین صاحب یونس زید پوری)

چشم وا کن زنگ نیرنگ پائی سرِ بزن — ہر کمالے را زوال و ہر بہارے را خزاں
عالم القدم مولوی ناصر حسین الموسوی — رہبری ہم رہبر راہ رضا خضرِ زماں
پنجشنبہ روزِ اول بود از ماہ رجب — ناگہاں بگذشت زیں سرائے بہ راہِ جناں
حیف کشتی دین قلزمِ علم و عمل — یک بیک از بحرِ عالم سمت کوثر شد رواں
بعثت الطہر اگر خواہد برد — حسب ارشاد شہ بیچاں شفیع روز امتحاں
شد نورِ اللہ جنت آشیاں — زیر عرش خواہد گشت زینت آسماں
کردار کمال و جامع او جمع و پدر — حاکمِ شرعِ نبیؐ محکوم رب انس و جاں

خادمِ آلِ محمد مصطفےٰ مخدوم ما — صاحبِ فضل و ہنر بود او بہ فضل و کمال
با خدا و اہلِ عرفاں بیع معصوم بود — در علوم شاں ہی شکر عدیم المثال
کارواں دردا و ہی عظم عطر و اندر بنا — درد فراق آں حیف صد حیف از جہاں
عزمِ انجام بنی بود او خود بہ — ما بجا از حقیقت او عطارد شد بحال
ہم شرع علم و عمل ہم مذہب عرب و عجم — مہرِ برج لکھنؤ نور از دم حسین ستاں
صد ہزار و صد غم بعث یک زعالم رخت — بست ازیں تاریخ و رحلت اہلِ دل ہمہ با آں

از برائے معنوی تاریخ یونس نظم کرد
ناصرِ دین - اکمل و عالم فردوس نشاں

(وله)

روشن بہ ستاں ماہ کرم و جگر زہرا — ظاہر اثنا عشری ماند خدا انجمن جاں
یوسفِ بازار دشت یوسف اہلِ نظر — جانبِ مصرِ عدم راہی زکنعانِ جہاں
از برائے خضر ہم راہِ عدم درپیش ہست — ہم سلیماں بر بساطِ مرگ مورے ناتواں
زندہ دل از مرگ غافل نیست ہرگز ساعتے — بہر تحمیل ہست کافی ذکر کہنے زماں
یعنی اعلم مولوی ناصر حسین الموسوی — روح جسم معرفت سر آمد زندہ دلاں
ناتمش چہ رعرض طول ہند بر بارہ زو — در عرب ہم در عجم معلوم و مشہور بجاں
حسب ارشاد نبی بہشت اگر خواہند شد — میت اطہر بعد توقیر ادب باندر بجاں
میزباں ہادی دیں علما نور اللہ ہست — ناصر آیات الٰہی مہماں

از پے تاریخ رحلت خامہ یونس نوشت
ناصرِ ملت وحید عصر فردوس آشیاں

(رباعی)

منصف انصاف کب نہیں کرتے ہیں — مرحوم کا وصف تو بیاں کرتے ہیں
ہر سمت یہ ذکر ہے یہ چرچا یونس — یوں خدمتِ دیں لوگ کہاں کرتے ہیں

ہوالناصر

مرثیہ

(از جناب مولانا عارف حسین صاحب عمدۃ الافاضل مدرس سلطان المدارس لکھنؤ)

بزم میں اپنی بہار خلد آتی تھی کبھی ◎ اپنے گلشن پر گھٹا رحمت کی چھاتی تھی کبھی
خوبیٔ قسمت پہ دنیا رشک کھاتی تھی کبھی ◎ علم کے تاروں سے محفل جگمگاتی تھی کبھی

انقلاب دہر سے طوفانِ غم بڑھنے لگا
زندگی میں جوشِ ماتم دن بدن بڑھنے لگا

تھی کہیں پر مسند آقا حسن فرخندہ خصال ◎ بارگاہ سید باقر ظہور با کمال!
تھی کہیں پر محفل نجم الحسن والاخصال ◎ تھا کہیں دربار ناصر باشکوہ و پر جلال

ہائے شیعوں کا زمانے سے سہارا اٹھ گیا
آسمانِ علم کا اک ایک تارہ اٹھ گیا

گلشن علم و عمل واحسرتا تاراج ہے ◎ رک گئی بادِ بہاری اب خزاں کا راج ہے
طالب علم شریعت علم کا محتاج ہے ◎ کون دے تعلیم جب زیر زمیں سرتاج ہے

بحر غم میں رفتہ رفتہ ایسی طغیانی ہوئی
کشتیٔ دین رسول اللہ طوفانی ہوئی

مشکلیں ہیں انتہا مشکلکشا کوئی نہیں ◎ حاجتیں درپیش ہیں صاحب روا کوئی نہیں
قوم تاریکی میں ہے شمع ہدیٰ کوئی نہیں ◎ پار کیونکر ہو سفینہ ناخدا کوئی نہیں

نائبین ناخدا سب چھپ گئے زیر زمیں
ڈوبنے والوں کو تنکے کا سہارا بھی نہیں

خاک میں ایمان والوں کے پیارے چھپ گئے ◎ زیر تربت دین و مذہب کے دلارے چھپ گئے
جن پہ تاریکی میں تکیہ تھا وہ سارے چھپ گئے ◎ ہائے جن کی ضو غنیمت تھی وہ تارے چھپ گئے

جن سے امیدیں تھیں وابستہ ہمیں چھوڑ کر چلے
چل بسے سوئے جناں دنیا سے منہ موڑ کر چلے

باقرِ علم شریعت نجم ملت مر گئے ◎ سوئے جنت مولوی آقا حسن خوش سر گئے
حامیانِ دین و مذہب نزد پیغمبر گئے ◎ ناصر الملت بھی اس دنیا سے رحلت کر گئے

اب ترس اس قوم کی حالت پہ کھانا چاہئے
ناخدائے کشتیٔ اسلام آنا چاہئے

ناصر الملت نہ ہو کیونکر دلوں کو اضطرار ◎ تیرا سایہ قوم پر تھا رحمت پروردگار
تھا سراپا تیرا اہلبیت کا آئینہ دار ◎ تیری ہر ہر بات سے ہوتے تھے مومن استوار

تم نے یوں احقاق حق ابطال باطل کر دیا
اپنے زور علم کا دنیا کو قائل کر دیا

قوم کو پیغام ربانی سنایا آپ نے ◎ مصطفےٰ کے خلق کا جلوہ دکھایا آپ نے
حق کی جانب اہل دنیا کو بلایا آپ نے ◎ سو رہے تھے مدتوں سے جو جگایا آپ نے

جو ملی تحقیق نعمتیں ہم کو کہیں وہ کہاں پائیں
جنکو جو بتلایا تھا تم نے پھر کہیں وہ سوچ پائیں

ہوگئے زخمی ہزاروں دل اجل کے تیر سے ◎ ایک نعمت تھی چھنی وہ بھی بری تقدیر سے
اٹھ گئی تھی پر دنیا علم کی تنویر سے ◎ مشکلیں ہوتی نہیں حل اب کسی تدبیر سے

کسطرح مقصود حاصل ہو کہ منزل دور ہے
ناخدا روٹھا ہوا دریا کا ساحل دور ہے

ناصر دین تھا مصطفےٰ ملتا نہیں ◎ سالک راہ علی مرتضےٰ ملتا نہیں

ڈھونڈتی ہے قوم ہر جانب پتا ملتا نہیں ◎ ناؤ ہے منجدھار میں پر ناخدا ملتا نہیں

کون بتلائے گا ہم کو آج سے راہ سداد

ہو گیا ہندوستان میں ختم تیر اجتہاد

آسمان علم و حکمت کا چھپا جب آفتاب ◎ ڈر رہا ہوں دین میں پیدا نہ ہوئے انقلاب

خواہشات اہل دنیا پر ہوا سے اکتساب ◎ قابل ترمیم ہو جائے شریعت بے حجاب

آیت قرآن لب پر دل کا مقصد مال ہو

مسند آل نبی بازیچہ اطفال ہو

آئین کی ہڈیاں ٹوٹیں رگیں کٹنے لگیں ◎ اپنے مطلب کی حدیثیں بے خطر چھٹنے لگیں

علم والے راہ حق سے حرص میں ہٹنے لگیں ◎ دین کے سر رہ میں پردے دین کے پھٹنے لگیں

خواہش القاب پر لایٹ پہ اترانے لگیں

دین مٹ جائے پہ اپوڈیٹ کہلانے لگیں

ہند میں ہو کربلا میں جنت الماویٰ میں ہو ◎ انبیا کی صف میں شامل محفل تقویٰ میں ہو

اوصیا کے ساتھ ہے بزم شہ بطحا میں ہو ◎ قصر پیغمبر میں ہو یا خدمت زہرا میں ہو

گردن شبیر خدا میں رسیاں اتنی نہیں

پشت معصومہ پہ درہ کا نشان اتنا نہیں

ہو گئی صحت کہ زخمی اکبر دلگیر ہے ◎ مل گیا پانی کہ اب تک تشنہ لب بے شیر ہے

خلد سے آیا کفن یا بے کفن شبیر ہے ◎ پا گئی چادر کہ اب تک بے ردا ہمشیر ہے

طوق میں سجاد کا زخمی گلا اتنا نہیں

سر برہنہ اہلبیت مصطفےٰ اتنی نہیں

تمت

عارف حسین صدر الافاضل

(از جناب سید حیدر حسین صاحب صبا ...پوری)

[illegible]یا بتائیں لب پہ ہے کیوں شور و شین — چرخ نے لوٹا ہمارے دل کا چین!

[illegible]صری سایہ سر دن سے اٹھ گیا — ختم جگر کرتے ہیں اہل دل کے بین!

[illegible]م بیکس کیلئے پشت و پناہ! — بزم اہل معرفت کی زیب و زین!

[illegible]معشر کے سر کو گیا — جوش عشق فاتح بدر و حنین!

[illegible]رف دشمن کمال و فضل کے — ورثہ دار علم شاہ مشرقین!

[illegible]یگانہ حقیقت میں محبت کا شجر — دلبر زہرا علی کا نور عین!

[illegible]حقیقت اٹھ گیا سردار قوم — کس طرح آئے دل مضطر کو چین!

[illegible]شنبہ کا تھا دن پہلی رجب — سہ پہر کو لے گئے آ کر حسین!

مصرعہ تاریخ ہجری لکھ صبا

ہیں مقیم خلد اب ناصر حسین

۱۳۶۱ھ

دیگر

[illegible]پڑا کوہ مصیبت ضبط کی طاقت نہیں! — ہم گذرتی ہے دلوں پر کیا کہیں قدرت نہیں

[illegible]غم نے پھونک ڈالا خرمن صبر و سکون — ختم ہونے والا یہ افسانہ حسرت نہیں

[illegible]ی ناصر حسین موسوی رخصت ہوئے — تا قیامت دل سے جانے کا غم فرقت نہیں

[illegible]شنبہ کو بجے تھے تین۔ تھی پہلی رجب — شور اٹھا دنیا میں ہائے ناصر ملت نہیں

[illegible]سر سے قوم بیکس کے بلا ٹالے گا کون — دوستو سینہ سپر اب صاحب ہمت نہیں

[illegible]استقلال میں جنبش ذرا ہو کیا مجال — اب وہ کوہ آہنی۔ وہ صاحب جرأت نہیں

[illegible]تھا جنکے دم سے مرکز فضل و کمال — کیا قیامت ہو گئی۔ وہ صاحب قدرت نہیں

[illegible]دم بھر میں سلجھے مشکل سے مشکل مسئلہ — کس جگہ عالم میں علم و فضل کی شہرت نہیں

[illegible]کے ال میں نہو کیوں اضطراب مستقل — ناصر ملت نہیں۔ تسکین کی صورت نہیں

[illegible]سنبھل کر دوستو رکھنا زمانے میں قدم — ہیں بلائیں سر پہ۔ لیکن دامن نصرت نہیں

اے صبا لکھ دو سن ہجری میں تاریخ وفات

آہ بے ناصر ہوا دین۔ ناصر ملت نہیں

۱۳۶۱ھ

ازجناب کپتان سید محمد ضامن علی صاحب ام۔اے صدر شعبۂ اردو الہ آباد یونیورسٹی

قبلہ وکعبہ ناصر ملت
ذات والاتھی مجمع اوصاف
قطب ایمان وحجتہ الاسلام
آفتاب سپہر علم وعمل
صدر بزم محققین انام
منطق وحکمت وکلام ورجال
نکتہ رس نکتہ دان ادیب فقیہہ
حامی دین وصاحب عبقات
شمع ایوان علم وفضل وکمال
روئے انور تھا مصحف عرفان
لطف یکسان تھا ہر کہہ ومہ پر
صحبت پاک تھی وہ باغ وبہار
گوہر افشان لب لعلین
اپنے بیگانے دل سے مدح سرا
کی جہاد قلم مین عمر تمام
ہو کے سینہ سپر ڈٹے آگے
حادثون سے کبھی نہ منہ موڑا
صدمے ہوتا تھا عزم سر بحظہ
دشمنون کے مقابلے مین مدام

حیف صد حیف کر گئے رحلت
ناشر شرع دین ملک خصلت
مرکز دین ومرجع ملت !!
مفتی وواعظ خجستہ صفت
اعلم واکمل فلک رفعت
تھی ہر ایک علم مین غرض قدرت
علم تاریخ مین تھے ذی رتبت
سارے عالم مین جنکی ہے شہرت
مسند زہد وورع کی زینت
ذات اقدس تھی آیۂ رحمت
خلق تھا جیسے پھول مین نکہت
روح کو جس سے ہوتی تھی فرحت
دل کو دیتی تھی طرفہ تقویت
پڑھتے تھے سب وظیفۂ مدحت
خدمت دین مین تھی یہ محویت
قوم پہ آئی جب کوئی آفت
سانحون سے نہ کم ہوئی ہمت
جان ودل سے نثار تھی جرأت
نام نامی تھا آیۂ نصرت

چھوڑ کر ہم سبھون کو بے ناصر
جٹ کی رہ رہ کے دل مین لیتا ہے
ظہر کا وقت تھا رجب کی ستم
یادگار حسینی کے سنہ مین
کعبۂ ہند انکی دم سے تھا
ضامن خستہ کو جو فکر ہوئی
سنی آواز نالہ وشیون !

خود گئے سوئے گلشن جنت
روح فرسا ہے یہ غم فرقت
آئی جب قوم پر نئی آفت
ناصر شاہ دین ہوا رخصت
لکھنؤ کیا ہوئی تیری حرمت
کہ لکھے آپ کا سنہ ہجرت
فرش سے عرش تک یہ کہ سلعت

کہہ رہا تھا ہر ایک با دل زار
آہ سرکار ناصر الملت
سنہ ۱۳۶۱ھ

(ازجناب حکیم عابد رضا صاحب عفو)

دنیا ہی مین فقط نہ تھی ناصر حسین کی
عقبیٰ مین بھی ہے نصرت شاہ امم زمین

رضوان کی زبان ہے یہ مصرع میان خلد
ساکن جو آج ناصر ملت ارم مین ہین

کیسی ہوائے مخالف چلی
کہ دن شب ہوا الحذر اے رفیع

لکھو ضمن سن فوت شمس العلوم
چراغ ہدیٰ بجھ گیا یا بدیع ا

سنہ ۱۳۶۱ھ

سنہ ۱۳۶۱ھ

ایضاً

(از جناب منشی محمد ہاشم صاحب جرولی وارد ساکن ریاست عالیہ محمود آباد)

عالمِ عالم جناب مولوی ناصر حسین
ہند کیا ملکِ عرب میں بھی نہ تھا جن کا جواب

مجمع اوصاف تھی ذاتِ مبارک آپ کی
مظہرِ خلقِ حسن روحِ ادب رفعت مآب

تادمِ آخر رہا اللہ رے ذوق و شوقِ علم
کٹ گیا تصنیف میں سب عرصۂ شیب و شباب

عزم حتِ تصنیف میں کیونکر نہ تھا صرف زباں
قاطعِ بدعت ہے جس کا ہر جواب لاجواب

بس گیا خوشبو سے جس کی ایک عالم کا دماغ
ہے چمن میں ناصرِ ملت کے یہ ایسا گلاب

جس کو اہلِ علم نے آنکھوں پہ اپنی دی جگہ
جس کو اہلِ نقد نے سمجھا ہے فردِ انتخاب

بحرِ زخارِ ہدایت رونقِ علمِ کلام
جس نے ظاہر کر دیا ہر قولِ دشمن کے سراب

کیا ملا اس صاحبِ تصنیف کو اس کا صلا
تھا زبس اس فکر میں اک گونا مجھ کو اضطراب

یہ صدا ہاتف نے دی ہاشم سنو بعد از غروب
رونقِ بزمِ امامِ عصر ہے یہ آفتاب

۱۳۶۱ھ

مرثیہ کے چند بند

(بظہار رنج دل متعلق سانحہ ہوشربا واقعہ جانگزا یعنی رحلت حضرت مولانا ناصر الملت اعلی اللہ مقامہ)

(از عالی جناب سید محمد حسن صاحب خاکم مد ظلہٗ)

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]